© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

تاریخ قراءات

افادات: قاری اظہار احمد تھانوی ☆
ترتیب واضافہ: فاروق احمد حسینوی ☆☆

برصغیر پاک وہند میں تجوید وقراءت کا آغاز واِرتقاء

زیرنظر مضمون ہمارے شیخ المشائخ، شیخ القراء قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ اور ان کے تلمیذ خاص قاری محمد ادریس العاصم حفظہ اللہ کی تصنیف قیم شجرة الأساتذة فی أسانید القراءات العشر المتواترة سے ماخوذ ہے۔مجلس التحقیق الاسلامی کے رکن محمد فاروق حسینوی نے اس مضمون کی تلخیص کے ساتھ ساتھ انتہائی عرق ریزی سے شیخ القراء قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ کے ذاتی حالات اور پھر ان کے تلامذہ کے ضمن میں تجوید وقراءات کا ارتقاء یوں پیش کردیا ہے کہ برصغیر پاک وہند میں اہل حدیث قراء کے تجوید وقراءات کے فروغ وارتقاء میں کردار پر بھی ایک تاریخی دستاویز تیار ہوگئی ہے۔ہم استاذ القراء الشیخ قاری محمد ادریس العاصم حفظہ اللہ کے انتہائی شکرگزار ہیں کہ جنہوں نے اپنی طبیعت کی انتہائی علالت کے باوجود اس مسودے پر کئی دفعہ نظر ثانی فرمائی اور بیشتر مقامات پر گراں قدر اِضافہ جات فرماتے ہوئے تاریخی اغلاط کی مکمل تصحیح بھی فرمائی۔اللہ تعالیٰ قاری صاحب حفظہ اللہ کو صحت کاملہ عاجلہ عطاء فرمائے اور 'رشد' سے علمی تعاون پر اجر عظیم عطاء فرمائے۔آمین [ادارہ]

یہ بات ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ برصغیر پاک وہند میں بسنے والے مسلمان جہادی جذبہ سے سرشار رہے ہیں۔ جس کی مثال ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں انگریزوں کے خلاف ایک عظیم جہادی تحریک کا نمایاں کردار ہے۔ اس جہادی تحریک کی خوبی اور وصف یہ تھا کہ اس تحریک میں شمولیت اختیار کرنے والی عوام نے کالے گورے، عربی وعجمی، رنگ ونسل اور علاقہ ووطن کے تمام اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنے تن من دھن کی بازی لگا دی۔ جس کی بدولت شروع میں یہ تحریک فوز وکامیابی پر گامزن رہی، لیکن یہ بات قرونِ اولی سے چلی آرہی ہے کہ ہر مضبوط ارادہ کی حامل تحریک وتنظیم میں غداروں اور منافقوں کا ٹولہ موجود ہوتا ہے۔ اس تحریک کا بھی یہی حال تھا۔ جس کی بنا پر یہ جہادی تحریک ناکام ٹھہری۔ جس کے بعد مسلمانوں پر مختلف قسم کے مصائب وآلام ڈھائے گئے۔ ان پر تکالیف ومشکلات کے پہاڑ ٹوٹے اور ان کو سزاؤں اور ظلم وستم کا تختۂ مشق بنایا گیا۔ مسلمانوں کی عزتوں کو پامال، جائیدادوں کو ضبط اور کالے پانیوں کی سزائیں دی گئیں۔

گویا تہذیبِ مسلم کو غاصبوں اور ظالموں نے مسمار کرکے رکھ دیا۔ ان مظالم کی تاب نہ لاتے ہوئے برصغیر پاک وہند کے بعض معزز خاندانوں نے ہجرت کا پروگرام بنایا۔ مکہ معظّمہ کو کئی وجوہ کی بنا پر مناسب سمجھا اور اسی کی طرف حضرت مولانا حاجی امداد اللہ فاروقی مہاجر مکی رحمہ اللہ نے تھانہ بھون سے اور ردعیسائیت کے پاسبان حضرت مولانا رحمت

☆ سابق پروفیسر کلّیة أصول الدین الجامعة الإسلامیة العالمیة، اسلام آباد
☆☆ فاضل کلّیة الشریعة، جامعہ لاہور الاسلامیہ ورکن مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

اللہ کیرانی مہاجر مکی رحمہ اللہ نے کیرانہ سے اور جناب محمد بشیر خان رحمہ اللہ، ان کے بڑے بھائی اور ان کے خاندان سمیت سترہ افراد نے ہندوستان سے مکہ معظّمہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

خاندان محمد بشیر رحمہ اللہ پر مشکلات اور مولانا رحمت اللہ رحمہ اللہ کی سرپرستی

برصغیر پاک وہند کے سترہ باشندے جب مکہ معظّمہ، رباط اور برما میں جا کر رہائش پذیر ہو گئے، تو ان کو غیر معمولی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ اشیاء خوردونوش کا فقدان اس قدر تھا کہ بسا اوقات آبِ زمزم پر ہی گزارہ کرنا پڑتا اور دوسری طرف رنج والم کا یہ عالم کہ مکہ معظّمہ گئے ہوئے ابھی تین سال ہوئے تھے کہ محمد بشیر خان رحمہ اللہ کے برادر اکبر خالق حقیقی سے جا ملے اور پورے خاندان کی معاشی واقتصادی ذمہ داری محمد بشیر خان رحمہ اللہ پر پڑ گئی۔ ایسی بے بسی کے عالم میں محمد بشیر خان رحمہ اللہ کے خاندان کی سرپرستی کی ذمہ داری مولانا رحمت اللہ کیرانی رحمہ اللہ نے سنبھال لی، محمد بشیر خان رحمہ اللہ چونکہ جلد سازی میں مہارت رکھتے تھے، لہٰذا مولانا رحمت اللہ رحمہ اللہ نے ارباب مال وزر سے محمد بشیر خان رحمہ اللہ کا رابطہ کرایا اور محمد بشیر خان رحمہ اللہ ان کے ہاں اپنی ماہرانہ صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنے خاندان کی ساکھ بچانے میں کامیاب ہوئے۔

محمد بشیر خان رحمہ اللہ کے تین صاحبزادے تھے: بڑا بیٹا عبداللہ، اس سے چھوٹا عبدالرحمٰن اور سب سے چھوٹا بیٹا حبیب الرحمٰن تھا۔ محمد بشیر خان رحمہ اللہ نے مذکورہ تینوں صاحبزادوں کو مولانا رحمت اللہ کیرانی رحمہ اللہ کی سرپرستی میں دے دیا۔ چند ماہ بعد محمد بشیر خان رحمہ اللہ کا انتقال ہو گیا تو بچے مکمل طور پر مولانا رحمت اللہ کیرانی رحمہ اللہ کی سرپرستی میں آ گئے۔ انہی ایام میں مولانا رحمت اللہ کیرانی رحمہ اللہ اور مولانا حاجی امداد اللہ رحمہ اللہ نے مل کر ایک درس گاہ کا سنگ بنیاد رکھا۔

قیام مدرسہ صولتیہ اور فروغ علم تجوید وقراءت

۱۲۹۱ھ بمطابق ۱۸۷۶ء میں مولانا حاجی امداد اللہ رحمہ اللہ اور مولانا رحمت اللہ رحمہ اللہ نے مل کر مکہ مکرمہ میں ہندوستانی مسلمانوں کی دینی تعلیم وتربیت کو سامنے رکھتے ہوئے ایک مدرسہ قائم کیا، جس کا نام مدرسہ صولتیہ رکھا، جس میں مکمل درس نظامی کے ساتھ ساتھ ہندوستانی بچوں کے لیے قرآن کریم کی تعلیم کا باقاعدہ اہتمام فرمایا۔

مدرسہ صولتیہ کی وجہ تسمیہ

مدرسہ صولتیہ کا نام ایک نہایت نیک صولت النساء نامی خاتون کی طرف نسبت کرتے ہوئے رکھا گیا ہے، جس کی وجہ یہ بنی کہ کلکتہ کی یہ نیک اور خوشحال خاتون اپنی بیٹی اور داماد کے ساتھ حج بیت اللہ کے ارادہ سے مکہ مکرمہ تشریف لائی اور وہاں بطور صدقہ جاریہ 'مسافر خانہ' بنانے کا ارادہ فرمایا۔ صولت النساء کے داماد مسجد حرام میں مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمہ اللہ کے درس میں شریک ہوتے تھے۔ ایک دن انہوں نے مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمہ اللہ سے اپنے پاکیزہ ارادہ کا ذکر کیا۔ مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمہ اللہ نے نہایت اہم مشورہ سے نوازتے ہوئے فرمایا کہ یہاں مکہ مکرمہ میں مسافر خانے تو بہت ہیں، آپ کو یہاں ایک مدرسہ تعمیر کروانا چاہیے، جس میں ہندستانی طریقہ کے مطابق تعلیم دی جائے، تاکہ ہندستانی بچے یہاں سے خوب استفادہ کر سکیں۔ مولانا کے اس مشورہ سے متفق ہوتے ہوئے صولت النساء نے مدرسہ کی زمین اور تعمیر کے تمام اخراجات اپنے ذمہ لیے اور ۱۲۹۱ھ میں اس کی تعمیر فرمائی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

مدرسہ صولتیہ کے قیام سے قبل مکہ معظّمہ میں مدرسہ ہندیہ مولانا رحمت اللہ رحمہ اللہ کی سرپرستی میں چل رہا تھا، جس میں محدود پیمانے پر قرآن کریم کی علم تجوید کی تعلیم کا انتظام تھا۔ اس مدرسہ میں قرآن کریم کی تعلیم وتدریس کے فرائض مولانا قاری عبدالقادر مدارسی أزہری رحمہ اللہ سرانجام دے رہے تھے۔ قاری عبداللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ نے انہی سے قرآن کریم حفظ فرمایا اور تجوید کے بنیادی قواعد سیکھے۔ اس کے بعد قاری عبداللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ نے مدرسہ صولتیہ میں حضرت ابراہیم سعد بن علی الازہری رحمہ اللہ سے تلمذ اختیار کیا اور علم تجوید وقراءت میں اپنی ماہرانہ صلاحیتوں کو بیدار کیا۔

قاری مقری ابراہیم سعد بن علی رحمہ اللہ کا مختصر تعارف

پورا نام: ابراہیم سعد بن علی الشافعی مصری الازہری الخلوتی رحمہ اللہ

سن پیدائش: ۱۲۲۵ھ

أساتذہ: حسن بن بدیر الجریسی الکبیری رحمہ اللہ (جو الشیخ محمد متولی رحمہ اللہ کے تلمیذ رشید تھے)

نامور تلامذہ: ① قاری محمد عبداللہ مکی رحمہ اللہ

② قاری سبحان اللہ رحمہ اللہ

سن وفات: ۱۲۹۵ھ بمطابق ۱۸۷۹ء

قاری الشیخ ابراہیم سعد بن علی رحمہ اللہ کی تدریسی خدمات

قاری ابراہیم سعد بن علی رحمہ اللہ جو فن تجوید وقراءت کے ماہر تھے، مدرسہ صولتیہ کے آغاز سے قبل ہی مکہ مکرمہ میں تشریف لائے تو قاری عبداللہ مکی رحمہ اللہ نے الشیخ ابراہیم سعد بن علی رحمہ اللہ کے وجود کو غنیمت جانتے ہوئے اور اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان سے باقاعدہ فن تجوید وقراءت میں استفادہ فرمایا۔ مدرسہ صولتیہ کے آغاز سے ہی الشیخ قاری ابراہیم سعد بن علی رحمہ اللہ نے یہاں تدریس علم تجوید وقراءات کا آغاز فرمایا۔ انہی تدریسی کاوشوں اور خدمات کے نتیجے میں ایک نامور تلمیذ اور زندہ جاوید کتاب قاری محمد عبداللہ مکی رحمہ اللہ کی صورت میں چھوڑی، جن کے ذریعے برصغیر پاک و ہند میں فن وعلم تجوید وقراءات کا اجراء وارتقاء ہوا۔ الشیخ ابراہیم سعد بن علی رحمہ اللہ مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ میں دوران تدریس ہی وفات پا گئے۔ بعد ازاں الشیخ ابراہیم رحمہ اللہ کے تلمیذ رشید قاری محمد عبداللہ رحمہ اللہ ہی آپ کے جانشین مقرر ہوئے، جن کا اب تذکرہ کیا جاتا ہے۔

إمام القراء قاری عبداللہ مکی رحمہ اللہ کا تعارف

نام: محمد عبداللہ مکی بن بشیر احمد خان

تاریخ پیدائش وجائے پیدائش: امام القراء رحمہ اللہ ۱۲۷۲ھ بمطابق ۱۸۵۶ قصبہ قاسم گنج، ضلع فرخ آباد میں پیدا ہوئے۔

أساتذہ: ① الشیخ القاری عبدالقادر مدارسی الازہری رحمہ اللہ

② الشیخ ابراہیم سعد بن علی الشافعی الازہری مصری رحمہ اللہ

امام القراء قاری محمد عبداللہ مکی رحمہ اللہ کے تعلیمی شب وروز

امام القراء قاری محمد عبداللہ مکی رحمہ اللہ نے مدرسہ صولتیہ، مکہ مکرمہ میں الشیخ ابراہیم سعد بن علی رحمہ اللہ کے سامنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

زانوائے تلمذ اختیار کرلیا اور الشیخ ابراہیم سعد ﷫ نے بھی اپنے ہونہار تلمیذ رشید کی علمی پیاس بجھانے کے لیے لیل و نہار کو ایک کیے رکھا۔ اس بارے میں قاری عزیز احمد تھانوی ﷾ (مدیر قراءات اکیڈمی) لکھتے ہیں:

''حضرت قاری ابراہیم سعد بن علی ﷫ اس زمانہ میں حجاز مقدس میں اپنے فن کے امام شمار ہوتے تھے۔ مدرسہ صولتیہ کے قیام کے بعد قاری ابراہیم سعد ﷫ درس و تدریس میں ہمہ تن اور ہمہ وقت مصروف رہتے تھے۔ دن رات چوبیس گھنٹوں میں بمشکل دو تین گھنٹے آرام فرماتے، بقایا اوقات میں تعلیم قرآنی کی عظیم خدمت ہی آپ کا کام تھا۔ تہجد کے وقت اپنے بہت محبوب اور خاص شاگردوں، مثلاً حضرت قاری عبداللہ مکی ﷫ اور حضرت قاری سبحان اللہ ﷫، جیسے اجل شاگردوں پر خصوصی توجہ ہوتی۔ حضرت قاری ابراہیم سعد ﷫ نے قیام صولتیہ کے دوران ہی بعمر ستر سال انتقال فرمایا۔'' [تذکرہ منبع علوم وفنون: ص ۳۴۹]

الغرض امام القراء قاری محمد عبداللہ مکی ﷫ نے پہلے روایت حفص کی تکمیل فرمائی اور بعد ازاں قراءات عشرہ بطریق درہ وطیبہ کی تعلیم حاصل کی۔ حضرت قاری ابراہیم سعد ﷫ نے اپنے ہونہار شاگرد پر بے انتہا محنت کی۔ روایت کا نہایت عمدہ حفظ، ان کی ادائیگی بے تکلف، اور عربی لہجوں کی بے حد پختگی نے حضرت قاری عبداللہ مکی ﷫ کو امام وقت بنا دیا۔

امام القراء کے بارے مولانا رحمت اللہ کیرانوی ﷫ اور الشیخ ابراہیم سعد ﷫ کا تبصرہ

امام القراء قاری محمد عبداللہ مکی کے دوران تدریس علم وفن تجوید قراءات مولانا رحمت اللہ نے الشیخ ابراہیم سعد سے کہا:

"أظن أن القاري عبد الله صار ماهرا ولا نظير له في الهند"

''میں سمجھتا ہوں کہ قاری عبداللہ نے بڑی مہارت حاصل کرلی ہے۔ ہندوستان میں ان کی نظیر اور مثال نہیں۔''

تو امام القراء قاری محمد عبداللہ مکی صاحب کے استاد محترم الشیخ ابراہیم سعد نے فوراً فرمایا:

"بل لا نظير له في العالم"

''نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت پورے عالم میں اس کی نظیر نہیں ہے۔''

امام القراء قاری محمد عبداللہ مکی ﷫ کی تدریسی خدمات اور دیگر مشاغل

امام القراء قاری محمد عبداللہ مکی تحصیل علم وفن تجوید وقراءات کے بعد مدرسہ صولتیہ میں اپنے استاد قابل صد احترام الشیخ ابراہیم سعد کے معاون استاد مقرر ہوئے۔ آغاز تدریس میں ہی آپ کے استاد الشیخ ابراہیم خالق حقیقی سے جا ملے۔ امام القراء قاری محمد عبداللہ مکی مدرسہ صولتیہ میں بطور صدر مدرس مقرر ہوئے۔ امام القراء چوبیس گھنٹوں میں صرف چار گھنٹے آرام فرماتے۔ باقی تمام وقت تدریس قرآن کے لیے وقف تھا۔ امام القراء کے دونوں چھوٹے بھائیوں قاری عبدالرحمٰن مکی ﷫ اور قاری حبیب الرحمٰن مکی ﷫ نے آپ سے ہی فیض علمی پایا۔ اولاً تو انہوں نے آپ سے روایت حفص میں کمال حاصل کیا اور بعد میں سبعہ وعشرہ بطریق درہ وطیبہ کی تکمیل فرمائی۔ گویا اس طرح پوری دنیا میں آپ کا فیض علمی جاری ہوا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

اِمام القراء قاری محمد عبداللہ مکی رحمہ اللہ کا حرم میں نماز تراویح کی ادائیگی

امام القراء قاری محمد عبداللہ مکی رحمہ اللہ مدرسہ صولتیہ میں تدریس کے ایام میں حرم میں نماز تراویح پڑھاتے تھے۔ ان کی اقتدا میں خلق خدا کا اژدھام اور ہجوم ہوتا۔ امام القراء کی آواز اتنی پُرسوز تھی کہ مولانا رحمت اللہ کیرانی رحمہ اللہ، حاجی امداد اللہ رحمہ اللہ اور استاد القراء الشیخ ابراہیم سعد بن علی رحمہ اللہ اور دیگر سرداران مکہ امام القراء رحمہ اللہ کی اقتداء میں نماز تراویح ادا فرماتے۔

امام القراء کے نامور تلامذہ

1. حضرت قاری عبدالرحمٰن مکی الہ آبادی رحمہ اللہ (فاضل قراءات سبعہ وعشرہ بطریق الشاطبیہ والدرہ والطیبہ)
2. حضرت قاری محمد سلیمان بھوپالی رحمہ اللہ (فاضل قراءات سبعہ وعشرہ)
3. حضرت قاری مرزا محمود بیگ رحمہ اللہ (فاضل قراءات سبعہ وعشرہ)
4. حضرت قاری عبدالخالق رحمہ اللہ (روایت حفص عبداللہ مکیؒ سے اور قراءات سبعہ وعشرہ قاری عبدالرحمٰن مکیؒ سے سیکھیں)
5. حضرت قاری عبدالمالک رحمہ اللہ (روایت حفص عبداللہ مکیؒ سے اور قراءات سبعہ وعشرہ قاری عبدالرحمٰن مکیؒ سے سیکھیں)
6. قاری حبیب الرحمٰن مکی رحمہ اللہ (روایت حفص قاری عبداللہ مکی سے اور سبعہ وعشرہ قاری عبدالرحمٰن مکی سے)
7. حضرت قاری عبدالوحید رحمہ اللہ (سبعہ وعشرہ قاری عبدالرحمٰن مکی رحمہ اللہ سے، لیکن سفر حج کے بعد قاری عبداللہ مکی رحمہ اللہ سے توثیقاً دوبارہ پڑھا)

سن وفات: امام القراء قاری عبداللہ مکی رحمہ اللہ ۲۵ شوال بروز منگل ۱۳۳۷ھ بمطابق ۲۳ جون ۱۹۱۹ء کو اس دارفانی سے رحلت فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

شیخ القراء قاری عبدالرحمٰن مکی رحمہ اللہ کی سوانح عمری اور علم تجوید وقراءات کا ارتقاء

نام: محمد عبدالرحمٰن مکی الہ آباد بن محمد بشیر احمد خان

سن پیدائش: آپ ۱۲۸۰ھ بمطابق ۱۸۶۴ء میں پیدا ہوئے۔

شیخ القراء قاری عبدالرحمٰن مکی رحمہ اللہ کا تعلیمی دور

الشیخ ابراہیم سعد بن علی رحمہ اللہ کی وفات کے بعد امام القراء قاری عبداللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ مدرسہ صولتیہ میں بطورِ صدر مدرس مقرر ہوئے اور ان کے دونوں بھائیوں قاری عبدالرحمٰن مکی رحمہ اللہ اور قاری حبیب الرحمٰن مکی رحمہ اللہ نے امام القراء قاری عبداللہ مکی رحمہ اللہ سے روایت حفص اور سبعہ وعشرہ بطریق درہ وطیبہ میں فیض پایا۔

شیخ القراء قاری عبدالرحمٰن مکی رحمہ اللہ کی وطن واپسی اور تدریسی خدمات

شیخ القراء قاری عبدالرحمٰن مکی رحمہ اللہ مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد اسی مدرسہ صولتیہ میں کچھ عرصہ تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ ایک دن مولانا رحمت اللہ کیرانی رحمہ اللہ اور مولانا حاجی امداد اللہ رحمہ اللہ نے باہم مشورہ کرکے متعدد علماء وصلحا کی موجودگی میں دونوں بھائیوں قاری عبداللہ مکی رحمہ اللہ اور قاری عبدالرحمٰن مکی رحمہ اللہ کو بلوا بھیجا۔ ان کے آنے پر مولانا رحمت اللہ رحمہ اللہ نے دونوں بھائیوں کو مخاطب کرکے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

''عبداللہ تم کو تو میں یہاں مدرسہ صولتیہ کے لیے رکھتا ہوں اور عبدالرحمٰن تم کو حکم دیتا ہوں تم ہندوستان جا کر قرآن کی خدمت کرو اور تجوید وعلوم قراءات کی ترویج کرو نیز مصری اور عربی لہجوں کی بھی تعلیم دو جن سے اہل ہند نابلد ہیں۔''

مولانا رحمت اللہ رحمہ اللہ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے شیخ القراء قاری عبدالرحمٰن رحمہ اللہ ۱۳۰۰ھ بمطابق ۱۸۸۳ء میں ہندوستان واپس تشریف لائے۔

مہر منیر میں مؤلف رقم طراز ہیں:

''قاری عبداللہ مکی رحمہ اللہ کے چھوٹے بھائی عبدالرحمٰن رحمہ اللہ نے بھی مدرسہ صولتیہ میں تعلیم پائی اور وہاں سے واپس آ کر کانپور میں کچھ عرصہ قیام کیا جہاں مولانا احمد حسن کانپوری رحمہ اللہ کے فرزندان و دیگر نامور طلباء نے آپ سے علم تجوید وقراءات حاصل کیا۔'' [ص۱۲۶]

ایک غلط فہمی کا ازالہ

شیخ القراء قاری عبدالرحمٰن مکی رحمہ اللہ برادر اصغر قاری عبداللہ مکی رحمہ اللہ کے حالات لکھتے ہوئے اکثر تذکرہ نگاروں نے لکھا ہے کہ قاری عبدالرحمٰن مکی رحمہ اللہ نے مکہ معظمہ سے واپس ہندوستان آ کر جامع العلوم میں درس نظامی کی تکمیل فرمائی ہے یہ بات سو فیصد غلط ہے۔ درحقیقت قاری عبدالرحمٰن جونپوری رحمہ اللہ نے جامع العلوم میں تحصیل علم کیا ہے اور شیخ القرائقاری عبدالرحمٰن مکی رحمہ اللہ نے جامع العلوم میں تدریس کی ہے، نہ کہ تعلیم حاصل کی ہے۔

جامع العلوم جونپور اور احیاء العلوم الہ آباد میں شیخ القراء کی تدریس

شیخ القراء رحمہ اللہ مدرسہ صولتیہ، مکہ مکرمہ ہی سے تکمیل تعلیم کر کے واپس ہندوستان پلٹے اور ہندوستان میں جامع العلوم کانپور میں تدریسی سرگرمیوں کا آغاز کیا اور کچھ عرصہ ادھر تدریس تجوید وقراءات کرتے رہے۔ یہاں سے آپ سے بہت سے لوگوں نے فیض علمی پایا۔ بعدازاں آپ مدرسہ احیاء العلوم الہ آباد جو ریلوے اسٹیشن سے متصل مسجد عبداللہ میں واقع تھا، میں اپنی حیات وزندگی کا اکثر حصہ تدریسی خدمات سرانجام دیتے ہوئے بسر کیا۔ یہاں سے آپ کے کثیر تعداد میں ماہر علم وفن تلامذہ تیار ہوئے۔

مدرسہ جامع العلوم میں شیخ القراء کے نامور تلامذہ

1. قاری عبدالخالق رحمہ اللہ (فاضل قراءات سبعہ وعشرہ بطریق درہ وطیبہ)
2. قاری عبدالمالک رحمہ اللہ (فاضل قراءات سبعہ وعشرہ بطریق درہ وطیبہ)
3. قاری نثار احمد کانپوری رحمہ اللہ (صاحبزادہ مولانا احمد حسن مدیر التعلیم جامع العلوم کانپور)
4. حضرت مولانا مشتاق احمد کانپوری رحمہ اللہ (ایضاً)
5. قاری ضیاء الدین رحمہ اللہ
6. قاری فضل حق رحمہ اللہ
7. قاری عبدالستار کانپوری رحمہ اللہ

مدرسہ احیاء العلوم میں شیخ القراء کے نامور تلامذہ

1. قاری عبدالوحید رحمہ اللہ (سابق صدر مدرس تجوید وقراءات دارالعلوم دیوبند)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

② قاری محمد صدیق میمن سنگھی رحمہ اللہ (مدرس مدرسہ فرقانیہ لکھنؤ)
③ قاری عبدالمعبود رحمہ اللہ (مدرس عالیہ فرقانیہ لکھنؤ)

شیخ القراء کی وفات

شیخ القراء قاری عبدالرحمٰن مکی رحمہ اللہ ۶؍جمادی الاوّل بروز منگل ۱۳۴۹ھ بمطابق ۱۹۳۰ء کو دنیا فانی سے رخت سفر باندھتے ہوئے خالق حقیقی سے جاملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

شیخ القراء کی تصنیفی خدمات

① فوائد مکیہ (یہ اُردو زبان میں ہے، جو تیرہ فصلوں اور تین ابواب پر مشتمل ہے)
② أفضل الدُّرر المعروف درر العقيلة فی شرح متن عقيلة للشاطبی (یہ کتاب عربی زبان میں ہے)
③ شرح شاطبیہ از ملاعلی قاری کی تقریظ بھی شیخ القراء قاری عبدالرحمٰن مکی رحمہ اللہ نے لکھی ہے۔
④ قواعد سبعہ

الشیخ قاری حبیب الرحمٰن رحمہ اللہ کا ارتقاء علم تجوید میں حصہ

الشیخ قاری حبیب الرحمٰن مکی لکھنوی رحمہ اللہ قاری عبداللہ مکی رحمہ اللہ اور قاری عبدالرحمٰن مکی رحمہ اللہ کے چھوٹے بھائی تھے، جو کہ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ قاری حبیب الرحمٰن رحمہ اللہ جوں ہی بڑے ہوئے تو علم تجوید وقراءت کے ذوق وشوق نے اضطراب کا شکار کردیا تو آپ نے مدرسہ صولتیہ میں برادر اکبر قاری عبداللہ مکی رحمہ اللہ سے علم تجوید وقراءت حاصل کیا۔ تکمیل تعلیم کے بعد آپ کے عملی دور کا آغاز ہوا۔ آپ کی صوت قرآن اتنی پُرکشش اور سریلی تھی کہ اکثر اوقات قاری عبدالرحمٰن مکی رحمہ اللہ آپ سے قرآن سننے کی فرمائش کرتے۔ جب آپ تلاوت کلام پاک فرماتے تو وہ بہت مسرور ہوتے۔

تدریسی خدمات

الشیخ قاری حبیب الرحمٰن مکی رحمہ اللہ نے تدریسی خدمات کا آغاز مدرسہ صولتیہ میں کیا وہاں کچھ عرصہ تدریس علم و تجوید وقراءات کرتے رہے اور ساتھ ساتھ حرم میں قرآن سناتے رہے۔ بعدازاں وطن واپسی ہوئی تو آپ نے لکھنؤ میں قیام فرمایا اور وہاں مدرسہ عالیہ فرقانیہ میں تدریس کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ آپ چونکہ تپ دق کے مریض تھے۔ اسی عارضہ کی وجہ سے حضرت زیادہ دیر تدریس نہ کرسکے۔ آپ سے اس دور میں قاری محمد حسن رحمہ اللہ نے استفادہ کیا۔ بعد میں آپ کی طبیعت ناساز ہوگئی۔

وفات

الشیخ قاری حبیب الرحمٰن رحمہ اللہ نے ۱۳۴۲ھ بمطابق ۱۹۲۴ء کو مدرسہ عالیہ فرقانیہ میں داعی اجل کو لبیک کہا اور اپنے خالق کو جاملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

خاندان جیون علی رحمہ اللہ کا سفر حج

علی گڑھ کے معزز باشندے جیون علی رحمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے دو ہونہار اور سعادت مند بیٹوں سے نوازا۔ بڑے بیٹے کا نام عبدالخالق رکھا، جو ۱۲۹۸ء میں پیدا ہوئے اور بعد میں استاد القراء کے نام سے شہرت پائی اور چھوٹے بیٹے ۱۳۰۳ھ میں پیدا ہوئے، جس کا اسم گرامی عبدالمالک رکھا گیا، جو بعد میں برصغیر میں استادالقراء کے نام سے معروف ہوئے۔ جب قاری عبدالمالک رحمہ اللہ پیدا ہوئے تو ان سے باپ کا سایہ سر سے اٹھ چکا تھا۔ قاری عبدالخالق رحمہ اللہ نے ہندوستان میں ہی قرآن کریم حفظ کرلیا، تو ان کی والدہ محترمہ نے دونوں ذہین وفطین بیٹوں کے ساتھ حج کے لیے رخت سفر باندھا۔ فراغت حج کے بعد ان کی والدہ نے مکہ میں طویل مدت قیام فرمایا اور مقصد یہی تھا کہ اپنے جگر گوشوں کو تعلیم قرآنی سے آراستہ کیا جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے اپنے دونوں بیٹوں کو مدرسہ صولتیہ میں داخل کرادیا۔ ان دنوں شیخ العرب والعجم قاری عبداللہ مکی رحمہ اللہ مدرسہ صولتیہ میں صدر مدرس اور مدیر التعلیم تھے۔

قاری عبدالخالق رحمہ اللہ اور قاری عبدالمالک رحمہ اللہ صاحبان کا تعلیمی دور

مدرسہ صولتیہ میں داخل ہوتے ہی قاری عبدالمالک رحمہ اللہ نے حفظ قرآن فرمایا اور پھر دونوں بھائیوں نے شیخ العرب والعجم قاری عبداللہ مکی رحمہ اللہ سے علم تجوید وقراءات میں بالخصوص اور دیگر علوم میں بالعموم خوب استفادہ فرمایا۔ دونوں بھائیوں کے تحصیل علم سے قاری عبداللہ مکی رحمہ اللہ بہت خوش تھے۔ دونوں بھائیوں نے کئی سالوں کی بھرپور محنت کے بعد روایت حفص کی تکمیل قاری عبداللہ رحمہ اللہ سے فرمائی اور تکمیل روایتِ حفص کے بعد وطن واپسی کا سوچا۔

ہندوستان واپسی اور علم تجوید وقراءات کا فروغ

استاد القراء قاری عبدالخالق رحمہ اللہ اور قاری عبدالمالک رحمہ اللہ تکمیل روایت حفص کے بعد وطن واپس تشریف لائے۔ دونوں شیوخ القراء کو والہانہ استقبال کے بعد مدرسہ تجوید القرآن سہارنپور میں تدریس کی پیش کش ہوئی، جسے دونوں شیوخ نے بخوشی قبول فرمایا اور تجوید وقراءات کے فروغ واشاعت کے لیے کوشاں ہوگئے۔

اُستادالقراء قاری عبدالخالق رحمہ اللہ کی تدریسی خدمات

استاد القراء قاری عبدالخالق رحمہ اللہ برصغیر سے مکہ مکرمہ کی طرف ہجرت کرکے گئے تو ان کی والدہ محترمہ کو قاری عبدالخالق کے حفظ کے اُستاد مولوی صدیق حسین رحمہ اللہ نے رخصت کرتے وقت یہ وصیت فرمائی کہ مکہ مکرمہ جاکر انہیں علم قراءات ضرور پڑھانا۔ اسی وصیت کو عملی جامہ پہنانے کے بعد برصغیر میں آکر مدرسہ تجوید القرآن، سہارنپور کو اپنی تدریسی سرگرمیوں اور خدمات کا دائمی مرکز ومحور بنایا، جبکہ قاری عبدالمالک رحمہ اللہ اسے خیر باد کہہ گئے۔ یہاں آپ سے بہت سے لوگوں نے علم قراءات میں استفادہ فرمایا۔

نامور تلامذہ قاری عبدالخالق رحمہ اللہ

استاد القراء قاری عبدالخالق رحمہ اللہ سے دوران تدریس مدرسہ تجوید القرآن، سہارنپور میں ایک نامور تلمیذ رشید قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ تیار ہوئے، جن کی شہرت بعدازاں آفاق میں پھیل گئی۔ شیخ القراء قاری اظہار احمد رحمہ اللہ کی سوانح عمری اور خدمات آئندہ صفحات میں پیش کی جائیں گی۔ قاری عبدالخالق رحمہ اللہ کے دوسرے نامور تلمیذ رشید قاری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

تاج محمود رحمہ اللہ تھے، جن کے شاگرد قاری خدا بخش رحمہ اللہ تھے۔ قاری خدا بخش رحمہ اللہ وہی ہیں، جن سے شیخ الحدیث جامعہ لاہور الاسلامیہ حافظ ثناء اللہ مدنی حفظہ اللہ نے قرآن کریم حفظ کیا۔ قاری عبد الخالق رحمہ اللہ کے ایک اور شاگرد قاری افتخار عثمانی رحمہ اللہ بھی تھے، جنہوں نے دیگر تلامذہ کی طرح اس فن کی نہائت خدمت کی۔

وفات

اُستاد القراء قاری عبدالخالق رحمہ اللہ دوران تدریس مدرسہ تجوید القرآن، سہارنپور میں ۱۱/اپریل ۱۹۵۷ء بروز جمعرات خالق کائنات سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

استاد القراء قاری عبدالمالک رحمہ اللہ کی تدریسی خدمات

استاد القراء قاری عبدالمالک رحمہ اللہ نے چونکہ ہندوستان اور پاکستان دونوں ملکوں میں تدریسی خدمات سرانجام دی ہیں اور پہلے ہندوستان میں اور پھر پاکستان کی عوام کو علم تجوید وقراءات سے مستفید فرمایا ہے، اسی ترتیب سے ہم استاد القراء کی تدریسی خدمات کا تذکرہ کرتے ہیں۔

استاد القراء کی ہندوستان میں تدریسی خدمات اور بڑی بڑی محافل حسن قراءات میں شرکت

استاد القراء قاری عبدالمالک رحمہ اللہ کی مکہ سے ہندوستان تشریف آوری کے فوراً بعد انہیں مدرسہ تجوید القرآن، سہارنپور میں تدریس علم تجوید وقراءات کی دعوت دی گئی، جسے آپ نے بخوشی قبول فرمایا۔ دورانِ تدریس مدرسہ تجوید القرآن، سہارنپور میں تین روزہ محفل قراءات و جلسہ منعقد ہوا، جس میں بڑی بڑی علمی وفنی شخصیات کو مدعو کیا گیا اور قاری عبدالمالک رحمہ اللہ اور قاری عبدالخالق رحمہ اللہ کو بھی محفل قراءت میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ دونوں بھائی بڑے جوش وخروش سے عربی لباس پہنے اس محفلِ قراءات میں جلوہ افروز ہوئے، لیکن دونوں محفل قراءت میں شریک بڑے بڑے شیوخ اور قراء کو دیکھ کر گھبرائے ہوئے تھے۔ اس محفلِ قراءت میں مدعو اکثر قراء کرام پانی پتی تھے۔

محفل قراءت میں دعوتِ تلاوت کلام پاک کا ضابطہ یہ تھا کہ پہلے اکابر، پھر اصاغر قراء کرام کو دعوت دی جائے گی۔ جب اکابرین قراء کی تلاوتیں ہوئیں تو ان کے لب و لہجے میں کوئی سوز اور کشش نہ تھی اور آوازوں میں تمکنت اور عربیت کا نکھار مفقود تھا۔ عربی جبہ وعقال میں ملبوس دونوں بھائی پڑھنے کے لیے اپنے اندر ایک نئی اُمنگ محسوس کرنے لگے، جب ان نوجوان عرب قراء کو دعوتِ تلاوت دی گئی تو ایسی پُرسوز اور حجازی لہجوں میں پختہ گرفت کے ساتھ تجوید سے معمور تلاوتیں فرمائیں کہ تمام مجمع حیرت واستعجاب سے دردوسوز میں ڈوب گیا۔ آنسوؤں کی لڑیاں بندھ گئیں۔ ایسی تلاوتیں ہندوستان کے باشندوں نے پہلے کبھی نہ سنی تھیں۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ اس جلسہ میں تشریف فرما تھے۔ آکر قراء کرام سے بڑے خلوص کے ساتھ ملے۔ خوشی کا اظہار کرنے کے بعد استاد القراء قاری عبدالمالک رحمہ اللہ سے درخواست کی کہ آپ میرے ہاں امداد العلوم، تھانہ بھون میں علم تجوید وقراءات میں خدمات سرانجام دیں۔ آپ کی پانچ یا پندرہ روپے تنخواہ مقرر ہوئی۔ مدرسہ امداد العلوم، تھانہ بھون میں انتہائی محنت سے طلباء کو پڑھایا، جس سے تھانہ بھون میں علم تجوید وقراءات کو کافی حد تک فروغ ملا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

استاد القراء قاری عبدالمالک رحمہ اللہ کی بریلی میں خدمت قرآن

استاد القراء کو امداد العلوم، تھانہ بھون میں ایک سال ہو چکا تھا، مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کے برادر اصغر منشی اکبر علی تھانوی رحمہ اللہ تھانہ بھون تشریف لائے اور مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ سے اجازت طلب کی کہ استاد القراء کو میرے ساتھ بریلی جانے کی اجازت دی جائے اور وہاں چونکہ جامع مسجد ہے، اس لیے عوام زیادہ مستفید ہوں گے تو استاد القراء نے بریلی میں خدمت قرآن کا آغاز فرمایا اور ایک سال تک وہاں تدریسی فرائض سرانجام دیے۔ وہاں آپ سے استفادہ کرنے والوں کا اژدھام ہوتا۔

استاد القراء کی آگرہ میں آمد اور تدریس تجوید و قراءات

استاد القراء قاری عبدالمالک رحمہ اللہ دوستوں کے مدعو کرنے پر بریلی سے آگرہ تشریف لے آئے، آگرہ کی جامع مسجد میں مدرسہ عالیہ کے نام سے تجوید و قراءات کی خدمت سرانجام دیتے رہے۔ یہاں آپ سے قاری حفظ الرحمٰن پرتاپ گڑھی رحمہ اللہ ،صدر شعبہ دار العلوم، دیوبند نے بالخصوص اور دیگر طلباء نے بالعموم روایت حفص میں فیض پایا۔

قاری عبدالمالک رحمہ اللہ کا قراءات سبعہ وعشرہ سیکھنا

استاد القراء قاری عبدالمالک رحمہ اللہ ابھی مدرسہ عالیہ آگرہ میں تدریس فرما تھے کہ چند اصحاب مدرسہ صولتیہ سے آگرہ تشریف لائے اور استاد القراء قاری عبدالمالک رحمہ اللہ کی تدریس کا اعلیٰ معیار اور پورے ہندوستان میں پھیلی علمی شہرت کا جب اس وفد کو علم ہوا تو انہوں نے بہت زیادہ فرحت و انبساط کا اظہار کیا اور واپس مدرسہ صولتیہ پہنچ کر قاری عبداللہ مکی رحمہ اللہ کو اس چیز کی خبر دی۔ حضرت الاستاد قاری عبداللہ مکی رحمہ اللہ اپنے تلمیذ رشید کی حسن کارکردگی سے بے حد خوش ہوئے اور خط لکھ کر قاری عبدالمالک رحمہ اللہ کو دعائیہ کلمات سے نوازا اور مشورہ تحریر فرمایا کہ میرے بھائی قاری عبدالرحمٰن رحمہ اللہ کے پاس الہ آباد جاؤ اور قراءات سبعہ وعشرہ کی تکمیل کرلو۔

۱۳۳۴ھ میں قاری عبدالمالک، قاری عبدالخالق اور قاری حفظ الرحمٰن پرتاپ گڑھی رحمہم اللہ امام القراء قاری عبدالرحمٰن مکی رحمہ اللہ کی خدمت میں احیاء العلوم میں حاضر ہوئے۔ چونکہ قاری عبدالخالق رحمہ اللہ اور قاری عبدالمالک رحمہ اللہ قاری عبداللہ مکی رحمہ اللہ کے خاص تلامذہ میں سے تھے، اس چیز کو پیش نظر رکھتے ہوئے قاری عبدالرحمٰن رحمہ اللہ نے انہیں بڑی عزت وتکریم سے نوازا اور انہیں مدرسہ میں داخلہ دے دیا اور ہر طرح کی ضرورت کا خیال فرماتے۔ جب قاری عبدالرحمٰن مکی رحمہ اللہ نے قاری عبدالمالک رحمہ اللہ کی عمدہ پڑھت اور پُرسوز آواز سنی تو بہت متاثر ہوئے اور کہا کہ آپ یہاں مدرسہ احیاء العلوم میں داخل طلباء کو مشق کرایا کریں، تو قاری عبدالمالک رحمہ اللہ انہیں مشق کراتے اور کئی رکاوٹوں کی بنا پر بڑے قاری صاحب رحمہ اللہ سے استفادہ سے رُکے ہوئے طلباء کو قاری عبدالمالک رحمہ اللہ نے اس قابل بنا دیا کہ وہ بڑے قاری صاحب رحمہ اللہ سے استفادہ کرنے کے اہل ہو گئے۔ قاری عبدالخالق، قاری عبدالمالک اور قاری حفظ الرحمٰن پرتاپ گڑھی رحمہم اللہ نے ۱۳۳۷ھ میں سبعہ وعشرہ بطریق درہ وطیبہ کی تکمیل فرمائی۔

قاری عبدالمالک رحمہ اللہ کی مدرسہ عالیہ فرقانیہ میں تدریسی خدمات

استاد القراء قاری عبدالمالک رحمہ اللہ تکمیل سبعہ وعشرہ بطریق درہ وطیبہ کے بعد ۱۳۳۷ھ کو مدرسہ عالیہ فرقانیہ،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

لکھنؤ میں تشریف لے گئے۔ ان دنوں قاری حبیب الرحمٰن رحمہ اللہ بطور صدر مدرس اور قاری ضیاء الدین رحمہ اللہ وہاں تدریس تجوید وقراءات فرما رہے تھے۔ مدرسہ کا ماحول خوبصورت عربی، مصری اور حجازی لہجوں سے گونج اٹھا۔ چند سالوں کے بعد ۱۳۴۲ھ میں استاد القراء قاری حبیب الرحمٰن رحمہ اللہ وفات پا گئے اور مدرسہ عالیہ فرقانیہ میں مسند صدر مدرس شعبہ تجوید وقراءات خالی ہوگئی، جس کے لیے قاری ضیاء الدین رحمہ اللہ بہت خواہشمند تھے۔ مہتمم مدرسہ عالیہ فرقانیہ لکھنؤ مولانا عین القضاۃ رحمہ اللہ نے قاری عبدالرحمٰن مکی رحمہ اللہ سے رابطہ کر کے کہا کہ مسند صدر مدرس کے لیے آپ مدرسہ عالیہ فرقانیہ لکھنؤ تشریف لے آئیں۔ انہوں نے بذات خود آنے کی بجائے مشورہ دیا کہ آپ کے ہاں موجود قاری عبدالمالک رحمہ اللہ اس مسند کے مستحق ہیں اور وہ اس منصب کا صحیح حق ادا کریں گے۔ مولانا عین القضاۃ رحمہ اللہ نے اسی مشورہ پر عمل کرتے ہوئے قاری عبدالمالک رحمہ اللہ کو بطور صدر مدرس برائے تجوید وقراءات مقرر فرمایا۔

قاری ضیاء الدین احمد رحمہ اللہ اور قاری عبدالمالک رحمہ اللہ میں اختلاف

جب مدرسہ عالیہ فرقانیہ، لکھنؤ میں منصب صدر مدرس قاری عبدالمالک رحمہ اللہ کے سپرد کر دیا گیا، تو قاری ضیاء الدین رحمہ اللہ یہ خبر سن کر انتہائی کبیدہ خاطر ہوئے۔ اس لیے کہ وہ قاری عبدالمالک رحمہ اللہ سے عمر میں بھی بڑے تھے اور مدرسہ عالیہ میں تدریس بھی ان سے پہلے سے کر رہے تھے۔ انہوں نے اور ان کے متعلقین نے کہا کہ قاری عبدالمالک رحمہ اللہ تو قاری ضیاء الدین رحمہ اللہ کے سبعہ کے شاگرد ہیں اور استاد کے ہوتے ہوئے شاگرد کا صدر مدرس کے منصب پر فائز ہونا کس طرح درست ہوسکتا ہے؟ حالانکہ قاری عبدالمالک رحمہ اللہ نے قاری ضیاء الدین رحمہ اللہ سے ایک لفظ بھی نہیں پڑھا۔ اس مسئلے پر گفت وشنید اور اسے رفع کرنے کے لیے قاری احمد رحمہ اللہ، قاری ضیاء الدین رحمہ اللہ کے رہائشی کمرہ میں گئے۔ قاری ضیاء الدین رحمہ اللہ گھر جانے کی تیاری میں مصروف تھے۔ قاری احمد رحمہ اللہ نے ابھی ان سے استفسار ہی کیا تھا کہ قاری ضیاء الدین رحمہ اللہ ان پر اس قدر ناراضگی سے برسے جس کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔ اس کے فوراً بعد وہ گھر چلے گئے اور دوسرے دن کسی کے ہاتھ استعفیٰ لکھ کر بھیج دیا۔ اسے حقیقت سے ناواقف اور ناآشنا طلباء نے بہت ہوا دی، جس سے مدرسہ کی فضا کافی حد تک خراب ہوگئی۔ قاری عبدالمالک رحمہ اللہ نے جب یہ صورت حال دیکھی تو مدرسہ عالیہ فرقانیہ، لکھنؤ کو خیر آباد کہہ کر مدرسہ عالیہ، ٹونک تشریف لے گئے اور قاری ضیاء الدین رحمہ اللہ کو مسند صدر مدرس پر فائز کر دیا گیا۔

مدرسہ عالیہ ٹونک میں قاری عبدالمالک رحمہ اللہ کی تدریسی خدمات

مولانا حیدر حسن ٹونکوی رحمہ اللہ عرصہ دراز سے خواہش کر رہے تھے کہ قاری عبدالمالک رحمہ اللہ علم تجوید وقراءات کے فروغ کے لیے ٹونک تشریف لائیں، تو قاری عبدالمالک رحمہ اللہ نے مدرسہ عالیہ فرقانیہ، لکھنؤ کو خیر آباد کہنے کے فوراً بعد ان سے رابطہ کیا اور ۱۳۴۲ھ کو مدرسہ عالیہ، ٹونک تشریف لے آئے اور وہاں دوسال تدریسی سرگرمیاں سرانجام دیں، جس سے بے شمار قراء کرام تیار ہوئے۔ دوسری طرف مولانا عین القضاۃ رحمہ اللہ، مہتمم مدرسہ عالیہ فرقانیہ لکھنؤ نے مزید تحقیق و تفتیش اور تسلی کے لیے قاری عبدالرحمٰن مکی رحمہ اللہ سے رابطہ کیا، مکمل تسلی کے بعد منشی اصغر علی اور دیگر حضرات جو قاری ضیاء الدین رحمہ اللہ کے موقف کے حاملین تھے، ان کا خروج لگا دیا جو بعد میں مدرسہ سبحانیہ الہ آباد چلے گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

قاری عبدالمالک رحمہ اللہ کی دوبارہ مدرسہ عالیہ فرقانیہ لکھنؤ میں آمد اور خدمت قرآن

مولانا عین القضاۃ رحمہ اللہ نے استاد القراء قاری عبدالمالک رحمہ اللہ کو دوبارہ مدرسہ عالیہ فرقانیہ میں رئیس الاساتذہ کے منصب پر فائز ہونے کی التماس کی، لیکن بے سود۔ مولانا عین القضاۃ رحمہ اللہ نے اپنی تمام کاوشوں کو ناکام دیکھتے ہوئے قاری عبدالرحمٰن مکی رحمہ اللہ سے عرض کی کہ قاری عبدالمالک رحمہ اللہ کو حکم فرمائیں کہ وہ یہاں مدرسہ عالیہ فرقانیہ لکھنؤ میں علم تجوید وقراءات کی خدمات سرانجام دیں۔ جب قاری عبدالرحمٰن مکی رحمہ اللہ نے مدرسہ عالیہ فرقانیہ کے حالات کو رو بہ زوال ہوتے دیکھا تو قاری عبدالمالک رحمہ اللہ کے پاس ٹونک تشریف لے گئے، جب وہاں پہنچے اور قاری عبدالمالک رحمہ اللہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے آپ کو تشریف فرما ہونے کا کہا، تو امام القراء قاری عبدالرحمٰن رحمہ اللہ نے فرمایا کہ پہلے ایک وعدہ کرو پھر بیٹھوں گا، ورنہ بغیر بیٹھے واپس چلا جاؤں گا۔ قاری عبدالمالک رحمہ اللہ نے کہا، جو آپ فرمائیں گے سر تسلیم خم ہوگا اور اس کی قدر کی جائے گی۔ امام القراء تشریف فرما ہو کر فرمانے لگے کہ مدرسہ عالیہ فرقانیہ واپس چلو اور وہاں خدمت قرآن سرانجام دو۔ اس حکم کی تعمیل کرتے ہوئے قاری عبدالمالک رحمہ اللہ واپس مدرسہ عالیہ فرقانیہ، لکھنؤ تشریف لے گئے اور علم تجوید وقراءات کی اشاعت کے لیے کوشاں ہوگئے۔ ایک سال بعد مولانا عین القضاۃ رحمہ اللہ کی ۸/جنوری ۱۹۲۵ء کو عصر اور مغرب کے درمیانی وقت میں روح پرواز کر گئی۔ قاری عبدالرحمٰن مکی رحمہ اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور وہ اسی مدرسہ کے احاطہ میں اپنے والد سید وزیر علی رحمہ اللہ کے پہلو میں سپرد خاک کر دیے گئے۔ مولانا کی وفات کے بعد قاری عبدالرحمٰن مکی رحمہ اللہ کی سرپرستی میں قاری عبدالمالک رحمہ اللہ مدرسہ عالیہ فرقانیہ میں علم تجوید وقراءات کی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ پانچ سال بعد ۱۹۳۰ء کو قاری عبدالرحمٰن مکی رحمہ اللہ وفات پا گئے۔ ان کے بعد مدرسہ عالیہ کے سرپرست رئیس الاساتذہ قاری عبدالمالک رحمہ اللہ قرار پائے۔ اس دور میں قاری عبدالمالک رحمہ اللہ نے قاری عبدالرحمٰن مکی رحمہ اللہ کی تصنیف فوائد مکیہ کے بڑے شاندار انداز حواشی تعلیقات مالکیہ کے نام سے تحریر فرمائے۔ اس حاشیہ کے مقبول ہونے پر قاری ضیاء الدین رحمہ اللہ کے تلامذہ میں پھر سے حسد کی لہر دوڑ گئی۔ بہرحال استاد القراء قاری عبدالمالک رحمہ اللہ کو مدرسہ عالیہ فرقانیہ میں تجوید وقراءات کے حوالے سے طویل عرصہ خدمات سرانجام دیتے ہوئے اب تیس برس ہوگئے تھے اور اس وقت پاکستان کو معرض وجود میں آئے تین برس ہوئے تھے کہ مدرسہ عالیہ فرقانیہ کے معاشی و اقتصادی حالات دگرگوں ہوگئے، چنانچہ امام القراء کا وہاں رہنا مشکل ہوگیا تو آپ مدرسہ عالیہ فرقانیہ، لکھنؤ کو خیر باد کہہ کر پاکستان تشریف لے آئے۔

پاکستان آمد اور تدریسی خدمات کا آغاز

تقسیم ہند کے بعد مولانا احتشام الحق تھانوی رحمہ اللہ، مہتمم دار العلوم ٹنڈوالہ یار اور مولانا محمد حسن رحمہ اللہ، مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور و دیگر اکابرین کے پرزور اصرار پر استاد القراء قاری عبدالمالک رحمہ اللہ نے ۱۳۷۰ھ بمطابق ۱۹۵۰ء کو پاکستان کی سرزمین میں قدم رکھا اور دار العلوم ٹنڈوالہ یار (سندھ) میں تشریف فرما ہوئے اور دو سال انتھک محنت سے طلباء کو پڑھاتے رہے۔ وہاں آپ سے قاری عبدالوہاب مکی رحمہ اللہ نے استفادہ کیا۔ دو سال مکمل ہونے پر ۱۳۷۲ھ بمطابق ۱۹۵۲ء، ٹنڈوالہ یار کی معاشی و اقتصادی اور انتظامی بے قاعدگیوں کی بنا پر اسے خیر باد کہنے پر مجبور ہوگئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

دارالعلوم اِسلامیہ، لاہور میں تدریسی سرگرمیاں

استاد القراء قاری عبدالمالک رحمہ اللہ ٹنڈوالہ یار (سندھ) سے لاہور مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ، پرانی انارکلی میں رونق افروز ہوئے۔ یہاں آنا ایسے ہوا کہ مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ، لاہور کے مہتمم قاری سراج احمد رحمہ اللہ، قاری عبدالمالک رحمہ اللہ کی تدریسی سرگرمیاں اور خدمات سے بے حد متاثر تھے اور ہمیشہ سے اس خواہش کو پورا کرنے کو شدت سے بے چین تھے کہ کوئی موقع ملے تو قاری عبدالمالک رحمہ اللہ کی خدمات حاصل کی جائیں۔ انہوں نے بڑی عجلت اور سرعت کے ساتھ استاد القراء سے رابطہ کیا اور تمام قسم کی سہولیات فراہم کرنے کا وعدہ کیا۔ استاد القراء رحمہ اللہ بھی جذبہ خدمت قرآن کے جذبے سے سرشار تھے اور قاری سراج احمد رحمہ اللہ بھی مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ کو تجوید وقراءات کا مرکز بنانا چاہتے تھے، چنانچہ استاد القراء قاری عبدالمالک رحمہ اللہ نے مدرسہ ہذا میں تدریس علم تجوید وقراءات کا آغاز فرمایا۔

استاد القراء ۱۹۵۲ء سے ۱۹۵۸ء تک مدرسہ ہذا میں علم تجوید وقراءات کی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اس قلیل دور میں مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ کو تعلیمی حوالے سے انتہا درجہ عروج ملا، مگر کارپردازان ہوا وہوس نے استاد القراء کو اس مدرسہ میں بھی دلجمعی سے کام کرنے کا موقع فراہم نہ ہونے دیا۔ بعدازاں آپ مدرسہ دارالترتیل منتقل ہو گئے۔ آپ کے بعد کبھی قاری محبّ الدین رحمہ اللہ اور کبھی قاری مستجاب الدین رحمہ اللہ کو بلایا گیا، لیکن عوام استاد القراء کی لحن داؤدی کے اسیر ہو چکے تھے، چنانچہ مذکورہ دونوں حضرات مایوس واپس ہندوستان چلے گئے۔

مدرسہ دارالترتیل میں تدریسی خدمات اور استاد القراء کا داعیٔ اجل کو لبیک کہنا

استاد القراء قاری عبدالمالک رحمہ اللہ نے مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ کے کٹھن حالات کی تاب نہ لاتے ہوئے اسے خیرباد کہہ کر لٹن روڈ مسجد دھیان شاہ میں مدرسہ دارالترتیل کا اجراء کیا۔ ان دنوں حالات اتنے خوشحال نہ تھے۔ آغاز میں تو استاد القراء نے اپنے مدرسہ دارالترتیل میں خود پڑھانا شروع فرمایا، لیکن بعدازاں اپنے معاونین قاری محمد شاکر انور رحمہ اللہ (صاحبزادہ قاری عبدالمالک رحمہ اللہ) اور مسجد دھیان شاہ کے امام قاری غلام نبی رحمہ اللہ کو مدرس مقرر کیا۔ استاد القراء سے استفادہ کرنے والے کثیر تعداد میں یہاں بھی جمع ہوئے۔ استاد القراء ایک، سوا سال تدریس بطریق احسن سرانجام دینے کے بعد ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۷۹ھ بمطابق ۳۰ دسمبر ۱۹۵۹ء، بروز منگل کو اس عالم فانی سے داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے خالق حقیقی کو جا ملے۔ آپ کی نماز جنازہ شیخ التفسیر مولانا احمد علی رحمہ اللہ نے پڑھائی۔

نامور تلامذہ

ہندوستانی تلامذہ

① قاری محمد یامین رحمہ اللہ
② قاری حفظ الرحمٰن صاحب پرتاپ گڑھی رحمہ اللہ

پاکستانی تلامذہ

① قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ (فاضل سبعہ وعشرہ)
② قاری شریف رحمہ اللہ (فاضل سبعہ وعشرہ)
③ قاری عبدالوھاب مکی رحمہ اللہ (فاضل سبعہ وعشرہ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

④ قاری محمد افضل رحمہ اللہ (فاضل سبعہ وعشرہ)
⑤ قاری محمد حسن شاہ رحمہ اللہ (فاضل سبعہ وعشرہ)
⑥ قاری عبدالقادر بہاولپوری رحمہ اللہ (فاضل سبعہ وعشرہ)
⑦ قاری محمد اسلم بلوچی رحمہ اللہ (فاضل سبعہ وعشرہ)
⑧ قاری غلام نبی رحمہ اللہ (فاضل سبعہ وعشرہ)
⑨ قاری حبیب اللہ ٹونکوی رحمہ اللہ (فاضل سبعہ وعشرہ)
⑩ قاری محمد انور شاکر (فاضل سبعہ وعشرہ)
⑪ قاری صدیق کیمل (فاضل سبعہ وعشرہ)
⑫ قاری محمد سعید احمد (فاضل سبعہ)
⑬ قاری سرفراز احمد (فاضل سبعہ وعشرہ)

قاری عبدالماجد

اب ہم قاری عبدالمالک رحمہ اللہ کے تلامذہ میں سے قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ کا تذکرہ کرکے واضح کرتے ہیں کہ پاکستان میں علم تجوید وقراءات کو بالعموم اور اہل حدیث حضرات کو بالخصوص مزید کیسے ترقی اور عروج ملا۔

شیخ المشائخ قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ کی سوانح عمری

قاری اظہار احمد رحمہ اللہ کا نام ونسب

تھانہ بھون میں حافظ اعجاز احمد تھانوی بن منشی ابراہیم احمد تھانوی رحمہ اللہ کے ہاں ۹/ ذیقعدہ ۱۳۴۵ھ بروز منگل بمطابق ۱۹۳۰ء، بوقت گیارہ بجے دن ایک لڑکا پیدا ہوا، جس کا نام ان کے والد محترم نے اظہار احمد رکھا، جو تحصیل علم کے بعد ایک شاہکار ستارہ ثابت ہوا۔

شیخ المشائخ قاری اِظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ کا تعلیمی دور

قاری مقری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ نے ابتدائی تعلیم یعنی حفظ القرآن اپنے والے قاری اعجاز احمد رحمہ اللہ سے اور ابتدائی عربی و فارسی، سیرت، هداية النحو اور ادب، مولانا محی الدین بنگالی رحمہ اللہ، مولانا شریف رحمہ اللہ اور مولانا امیر احمد رحمہ اللہ سے مدرسہ امداد العلوم تھانہ بھون میں پڑھیں اور اس کے بعد آپ مدرسہ مظاہر العلوم (سہارنپور) میں ۱۳۶۳ھ بمطابق ۱۹۴۴ء کو داخل ہوئے اور ۱۳۶۵ھ بمطابق ۱۹۴۷ء تک وہاں مختلف علوم حاصل کئے۔ اس کے بعد آپ مدرسہ تجوید القرآن سہارنپور تشریف لے گئے اور وہاں امام القراء قاری عبدالخالق رحمہ اللہ سے کئی برس تک تجوید وقراءات کے رموز کا حصول اور مشق کرتے رہے اور ۱۹۵۲ء میں قاری مقری اظہار احمد رحمہ اللہ مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ، پرانی انارکلی لاہور میں دوران تدریس استاد القراء قاری عبدالمالک رحمہ اللہ سے استفادہ کیا۔ وہاں استاد القراء سے ۱۹۵۲ء میں روایت حفص اور ۵۶-۱۹۵۵ء میں قراءات سبعہ وعشرہ بطریق درہ وطیبہ کی تکمیل فرمانے کا شرف حاصل ہوا۔ قاری مقری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ نے حصول تعلیم قراءات سبعہ وعشرہ کے ساتھ ساتھ پنجاب یونیورسٹی لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

سے ۱۹۵۲ء میں منشی فاضل اور ۵۵-۱۹۵۴ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ یہ امتحان پاس کرنے سے قبل ہی تدریس تجوید وقراءات اور امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دینے شروع کردیئے تھے، جن کا بالفصل تذکرہ کیا جاتا ہے۔

قاری اظہار صاحب کی تدریسی خدمات اور علم تجوید وقراءات کی آبیاری

① جامعہ اشرفیہ (نیلا گنبد لاہور) اور مسجد مقدس میں تدریسی خدمات

قاری مقری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ ۱۹۵۰ء کے لگ بھگ پاکستان تشریف لائے اور آتے ہی جامعہ اشرفیہ، نیلا گنبد لاہور میں اپنی تدریسی خدمات کا آغاز کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ جامع مسجد مقدس، پرانی انارکلی لاہور میں امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ مدرسہ ہذا میں کچھ عرصہ تدریس کے بعد استاد القراء جامعہ دارالعلوم اسلامیہ، لاہور میں تشریف لائے۔

② دارالعلوم اسلامیہ، لاہور میں تدریسی خدمات

قاری مقری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ، قاری سراج احمد رحمہ اللہ اور استاد القراء قاری عبدالمالک رحمہ اللہ کے کہنے پر دارالعلوم اسلامیہ، لاہور تشریف لے آئے اور وہاں قاری صاحب نے تقریباً ۹ سال خدمت قرآن اور علم تجوید وقراءات کے فروغ واشاعت کے لیے اپنے لیل ونہار کو ایک کیے رکھا اور ساتھ ساتھ استاد القراء قاری عبدالمالک رحمہ اللہ سے سبعہ وعشرہ کی تکمیل بھی فرمائی اور قاری عبدالمالک رحمہ اللہ کی معاونت میں علم تجوید وقراءات کی ترقی میں ایک منبع وستون ثابت ہوئے۔

③ مدرسہ تعلیم القرآن مکھڈ (کیمبل پور) میں تدریسی خدمات

دارالعلوم اسلامیہ، لاہور کے بعد قاری اظہار احمد رحمہ اللہ کی خدمات تجوید وقراءات ایک سال کے لیے مدرسہ تعلیم القرآن، مکھڈ کو حاصل ہوئیں اور ایک سال کے بعد قاری صاحب نے اسے اپنی اہلیہ کی علالت کی بنا پر چھوڑ دیا، لیکن اس کے بعد قاری صاحب کا مستقل تعلق اس مدرسہ سے قائم ہوگیا۔ شیخ القراء اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ ہر سال شوال میں امتحان لینے کے لیے وہاں تشریف لے جاتے اور علم تجوید وقراءات میں طلباء آپ سے استفادہ کرتے۔

④ مدرسہ تجوید القران مسجد چینیانوالی اہلحدیث لاہور

قاری مقری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ مدرسہ تعلیم القرآن، مکھڈ کے بعد مدرسہ تجوید القرآن، مسجد چینیانوالی اہلحدیث، لاہور کے شعبہ تجوید وقراءات سے منسلک ہوگئے۔ قاری صاحب رحمہ اللہ کی خدمات مدرسہ تجوید القرآن مسجد چینیانوالی کو اس طرح حاصل ہوئیں کہ ایک دفعہ حضرت مولانا داؤد غزنوی رحمہ اللہ مدرسہ زینت القرآن، پرانی انارکلی میں قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ کے پاس تشریف لائے اور انہیں کہا کہ ہمارے ہاں قائم شعبہ تجوید کے فروغ و اشاعت کے لیے آپ کی خدمات درکار ہیں، تو قاری صاحب رحمہ اللہ نے حضرت مولانا داؤد غزنوی رحمہ اللہ کی شخصیت کو عزت بخشتے ہوئے، وہاں تشریف آوری کا وعدہ فرمایا۔

اس وعدہ کو عملی جامہ پہناتے ہوئے قاری صاحب موصوف رحمہ اللہ، مدرسہ تجوید القرآن، مسجد چینیانوالی میں ۱۹۵۹ء میں جلوہ افروز ہوئے۔ ۱۹۶۳ء تک پانچ سال کا عرصہ بڑی دلجمعی سے خدمتِ قرآن فرمائی۔ یہاں آپ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

بے شمار تلامذہ تیار ہوئے، جن میں سے اکثر عصر حاضر میں بھی علم تجوید وقراءات میں ستاروں کی طرح دمک رہے ہیں اور اپنے علم کی کرنوں سے عوام الناس کو مستفید فرما رہے ہیں۔ جن کا تذکرہ خیر آئندہ صفحہ میں کیا جائے گا۔

⑤ **مدرسہ تجوید القرآن رنگ محل اور انٹرنیشنل یونیورسٹی (اسلام آباد) میں تدریس**

شیخ المشائخ قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ ۱۹۸۰ء میں مدرسہ تجوید القرآن، رنگ محل میں تشریف لائے اور ایک سال میں بیسیوں طلباء نے آپ سے روایت حفص اور سبعہ وعشرہ میں استفادہ کیا۔ ۱۹۸۱ء میں شیخ القراء قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ کی تقرری انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد میں بطور ایسوسی ایٹ پروفیسر کے ہوئی۔ وہاں آپ ۱۹۹۱ء تک علم تجوید وقراءات ماسٹر ڈگری کے سٹوڈنٹس کو پڑھاتے رہے۔

⑥ **مدرسہ تجوید القرآن میں تدریسی سرگرمیاں اور خدمات**

شیخ القراء قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ اپنے اسلام آباد میں قیام کے دوران مدرسہ تجوید القرآن، سہریانوالہ بازار لاہور میں ہفتہ وار دو دن پڑھانے جایا کرتے تھے۔ مدرسہ تجوید القرآن، سہریانوالہ بازار میں چار سال تک علم تجوید و قراءات کی اشاعت کے لیے شب و روز کوشاں رہنے کے نتیجے میں یہاں سے آپ کے بے شمار تلامذہ تیار ہوئے، جو آپ کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے سرگرم عمل ہیں۔

نامور تلامذہ

1. قاری محمد یحییٰ رسولنگری حفظہ اللہ (فاضل قراءات سبعہ وعشرہ)
2. قاری محمد ادریس العاصم حفظہ اللہ (فاضل قراءات سبعہ وعشرہ وخریج مدینہ یونیورسٹی)
3. قاری احمد میاں تھانوی حفظہ اللہ (فاضل قراءات سبعہ وعشرہ)
4. قاری عبدالرحمٰن ڈیروی رحمہ اللہ (فاضل قراءات سبعہ وعشرہ)
5. قاری محمد عزیر حفظہ اللہ (فاضل قراءات سبعہ)
6. قاری عبدالستار رحمہ اللہ (فاضل قراءات عشرہ)
7. قاری عبدالباعث سواتی حفظہ اللہ (فاضل قراءات عشرہ)
8. قاری عطاء اللہ ڈیروی رحمہ اللہ (فاضل قراءات سبعہ وعشرہ)
9. قاری محمد یوسف سیالوی حفظہ اللہ (فاضل قراءات سبعہ)

تصنیفی خدمات

1. جمال القرآن مع حواشي جديده
2. تيسير التجويد مع حواشي مفيده
3. اشعار مقدمة الجزرية وتحفة الاطفال کا اردو ترجمہ
4. خلاصة التجويد
5. مجموعة نادرة
6. الجواهر النقية شرح مقدمة الجزرية

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

⑦ الحواشی المفهمة فی شرح المقدمة
⑧ شرح شاطبيه مفصَّلا (اُردو)
⑨ أمانيه شرح شاطبيه (اُردو)
⑩ توضيح المرام فی وقف حمزه و هشام (اُردو)
⑪ تنشيط الطبع فی اجراء السبع محشی (اُردو)
⑫ الدراری شرح الدرة (اُردو)
⑬ إيضاح المقاصد شرح عقيله
⑭ اَخلاقِ محمدی
⑮ پیغامِ رمضان (اُردو)
⑯ شجرة الاساتذة فی أسانيد القراء ات العشر المتواترة
⑰ تقاریر ابوداؤد شریف (اُردو)
⑱ المرشد فی مسائل التجويد والوقف (اردو)

وفات

استاد الاساتذہ قاری مقری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ ۱۰ر جمادی الثانی ۱۴۱۲ھ، بمطابق ۱۷ر دسمبر ۱۹۹۱ء بروز منگل کو بوقت فجر اس فانی دنیا سے رحلت فرما گئے۔ آپ کی نماز جنازہ مولانا عبداللہ صاحب، والدمحترم مولانا عبدالرشید غازی شہید رحمہ اللہ نے اسلام آباد میں اور قاری محمد رفیع نے چوبرجی کوارٹر پارک، لاہور میں پڑھائی۔ اس جگہ شیخ القراء قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ نمازِ عید پڑھایا کرتے تھے۔ شیخ القراء قاری محمد ادریس العاصم حفظہ اللہ اور قاری ظہور الحسن حفظہ اللہ نے آپ کا جسد خاکی قبر میں اتارا، نیز قاری محمد ادریس عاصم حفظہ اللہ نے دوسرے دن مسجد لسوڑھیاں والی لاہور میں بعد از نماز جمعہ آپ کی غائبانہ نماز جنازہ سہ بارہ پڑھائی۔

علم تجوید وقراءت کے ارتقاء میں اہلحدیث قراء کا کردار

جس وقت سے اللہ تعالیٰ نے قرآن کو نازل کیا اسی وقت سے اہل حدیث کو اللہ تعالیٰ نے اس کے پڑھنے پڑھانے اور اس کی تجوید وقراءات کی نشرواشاعت، درس وتدریس اور تحریر کے ذریعے خدمت کرنے کی توفیق عطاء فرمائی۔ زیر بحث عنوان کے تحت اب ہم ہندوپاک میں اہل حدیث کی خدمات کا ذکر کرتے ہیں۔

حضرت میاں نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ، جہاں حدیث میں بلند پایا مقام رکھتے تھے، وہاں وہ علم تجوید سے بھی بخوبی واقف تھے۔ اس امر کی دلیل یہ ہے کہ انہوں نے 'فتاوی نذیریہ' میں لفظ 'ضاد' کے تلفظ پر اور اس کی صحیح ادا پر بڑی تحقیقی اور عمدہ بحث کی ہے۔ پھر انہی کے شاگرد اور مفسر قرآن حضرت حافظ محمد لکھوی رحمہ اللہ نے 'ضاد' کے تلفظ پر ایک مفصل رسالہ لکھا، جو اوکاڑہ میں مولانا معین الدین لکھوی حفظہ اللہ کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ اسی طرح ایک رسالہ حضرت مولانا عبدالستار دہلوی رحمہ اللہ نے 'ضاد' پر لکھا۔ ایسے ہی حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ نے بھی اپنے 'فتاوی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

ثانیۂ' میں بڑی محقق بحث کی اور مفسر قرآن حضرت مولانا میر سیالکوٹی رحمہ اللہ نے اپنے رسالہ 'حلاوۃ الایمان بتلاوۃ القرآن' میں علم تجوید پر بڑی عمدہ بحث کی۔ نواب سید محمد صدیق حسن خاں رحمہ اللہ جہاں حدیث میں ید طولی رکھتے تھے وہاں علم تجوید میں بھی ماہر تھے اور اس موضوع پر انہوں نے ایک بہترین کتاب 'فصل الخطاب فی فضل الکتاب' کے نام سے تحریر کی۔ اسی طرح امام محدثین حضرت مولانا حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ جہاں احادیث اور دیگر علوم شرعیہ میں اپنا مقام رکھتے تھے، وہاں انہوں نے شاطبیہ اور مقدمہ جزریہ بھی زبانی یاد کر رکھی تھی۔

حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ کا ایک دلچسپ واقعہ

حافظ صاحب رحمہ اللہ کے متعلق ان کے شاگرد رشید حافظ احمد شاکر حفظہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ حافظ صاحب ایک جگہ درس حدیث دینے کے لیے تشریف لے گئے، وہاں کسی قاری صاحب نے روایات میں تلاوت کی۔ جب وہ تلاوت کر کے فارغ ہوئے تو حضرت حافظ صاحب رحمہ اللہ نے مذکورہ قاری صاحب کی قراءات کی غلطیوں کی اصلاح فرمائی۔ نیز آپ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب 'دوام حدیث' میں بھی قراءات کے متعلق مفید بحث فرمائی ہے۔

حضرت حافظ صاحب رحمہ اللہ اگرچہ قرآن مجید سادہ انداز میں پڑھتے تھے، لیکن قواعد تجوید کا بے انتہا خیال رکھتے تھے۔ شیخ القراء قاری محمد ادریس العاصم حفظہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے استاد شیخ الحدیث حضرت مولانا ابو البرکات رحمہ اللہ بھی قرآن کریم صحت تجوید کے ساتھ پڑھتے تھے اور اپنے خاص انداز میں تلاوت کیا کرتے تھے۔ آپ جب تفسیر بیضاوی اور جلالین پڑھاتے تو ﴿سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ ءَ أَنْذَرْتَهُمْ﴾ اور اس طرح کے دیگر کلمات کی نہ صرف قراءات بتاتے، بلکہ ان کی پڑھ کر وضاحت بھی فرماتے۔ ایسے ہی بہت سے علماء نے حضرت مولانا عطاء اللہ لکھوی رحمہ اللہ کے بارے میں بتایا ہے کہ انہوں نے دہلی میں کسی قاری صاحب سے قرآن مجید پڑھا۔ آپ نہایت خوبصورت انداز میں قواعد تجوید کا لحاظ رکھتے ہوئے تلاوت کلام مجید فرماتے تھے۔ حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی رحمہ اللہ قرآن مجید کو تجوید کے ساتھ اور خوش آوازی کے ساتھ پڑھتے تھے، نیز انہوں نے 'ترتیل القرآن' کے نام سے ایک کتاب بھی تحریر فرمائی جو بڑی سہل اور عمدہ ہے۔

حافظ عبدالرحمان مبارکپوری رحمہ اللہ کے والد محترم بہت بڑے قاری تھے۔ ان کا واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ حاجی شیخ بہادر رحمہ اللہ کے صاحبزادے حافظ عبدالرحیم رحمہ اللہ تھے، انہیں بھی بارگاہ خداوندی سے ممتاز مقام ودیعت فرمایا گیا تھا۔ وہ 'بڑے حافظ صاحب' کے عرف سے معروف تھے، انہوں نے قرآن مجید کی قراءات وتجوید کا علم قاضی امام الدین جونپوری رحمہ اللہ سے حاصل کیا تھا، جو اپنے عہد اور علاقے میں اس فن کے بہت بڑے عالم تھے۔ پھر اس مرتبہ کمال کو پہنچے کہ جب تک مبارکپور اور اس کے قرب وجوار کا کوئی شخص حفظ قرآن کے بعد حافظ عبدالرحیم رحمہ اللہ کو قرآن نہ سنا لیتا اسے حافظ شمار نہیں کیا جاتا تھا۔ اس اعتبار سے کہنا چاہیے کہ اس عہد میں اس نواح کے تمام حفاظ ان کے شاگرد تھے۔

[دبستان حدیث از مولانا محمد اسحاق بھٹی]

اسی طرح بہت سے اہلحدیث علماء کرام قرآن پاک کو صحیح تجوید کے ساتھ پڑھتے تھے، لیکن تدریس اور تحریر کے میدان میں زیادہ کھل کر خدمات ادا نہ کر سکے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس وقت بہت سارے فتنے تھے، کہیں عیسائیت اور مرزائیت کا فتنہ تو کہیں انکار حدیث کا فتنہ، سو علماء اہلحدیث ان فتنوں اور بدعات کے رد میں حدیث کی اشاعت اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

درس وتدریس میں منہمک ہوگئے، جس کی وجہ سے تجوید وقراءت کی تدریس اور تالیف کا کام نہ ہوسکا۔

پھر ایک دور آیا کہ تقسیم ہند سے پہلے لاہور میں سب سے پہلا تجوید وقراءت کا مدرسہ، جامع مسجد اہلحدیث چینیانوالی میں تھا اور وہ حضرت مولانا محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ نے کھولا۔ اس کے لیے انہوں نے حضرت قاری فضل کریم رحمہ اللہ کی خدمات حاصل کیں اور انہیں امرتسر سے بلوایا۔ اور پھر وہاں انہوں نے حفظ اور تجوید کا کام شروع کیا۔ قاری فضل کریم رحمہ اللہ نے اس میں مزید اضافہ کیا وہ اپنے لائق ترین ساتھی اور ماہر تجوید وقراءات حضرت قاری محمد اسماعیل رحمہ اللہ کو لائے۔ ان دونوں حضرات نے مل کر بڑی محنت سے تجوید وقراءت پر کام کیا۔ اس دور میں وہاں سے بڑے بڑے حفاظ اور قراء نے کسب فیض کیا۔ اس دور میں جامع مسجد چینیانوالی سے فارغ التحصیل ہونے والے چند مشہور قراء کرام کے نام درج ذیل ہیں:

① قاری نور محمد رحمہ اللہ (ریڈیو پاکستان کے معروف قاری)
② قاری احمد دین رحمہ اللہ [اہلحدیث] (مدرس جامعہ محمدیہ گوجرانوالا)
③ قاری احمد دین رحمہ اللہ [دیوبندی] (مدرس تجوید القرآن موتی بازار)
④ قاری عبدالقوی (تلمیذ قاری فضل کریم رحمہ اللہ وقاری محمد اسماعیل رحمہ اللہ)
⑤ قاری مظفر علی (مدرس تجوید القرآن موتی بازار)
⑥ قاری مقبول الٰہی (امریکہ)
⑦ قاری حبیب اللہ میر محمدی (استاد الشیخ المُحَیسنی)
⑧ قاری محمد یحییٰ بھوجانی
⑨ قاری محمد موسیٰ وغیرہم

پھر حالات کچھ اس طرح ہوئے کہ قاری فضل کریم رحمہ اللہ جامع مسجد چینیانوالی سے موتی بازار تشریف لے گئے، جہاں انہوں نے اپنا مدرسہ تجوید القرآن قائم کیا۔ قاری محمد اسماعیل رحمہ اللہ کافی دیر تک چینیانوالی میں پڑھاتے رہے۔ پھر موصوف نے بھی شاہ عالم چوک میں ایک مدرسہ قائم کرلیا اور وہاں تشریف لے گئے۔ ان حضرات کے جانے کے بعد حضرت مولانا دواؤد غزنوی رحمہ اللہ نے استاذ القراء قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ اور استاذ القراء قاری محمد صدیق لکھنوی رحمہ اللہ کو دعوت دی اور وہ تشریف لائے اور کئی سال تک تجوید وقراءات کا کام کرتے رہے۔ اس عرصہ میں بہت سارے حفاظ اور قراء وہاں سے فارغ ہوکر نکلے۔ سن ۶۳ء میں حضرت مولانا داؤد غزنوی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا تو بعض اَحباب جماعت نے تجوید وقراءت کا مدرسہ بند کردیا۔ چنانچہ حضرت قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ موتی بازار مدرسہ تجوید القرآن میں تشریف لے گئے، لیکن اللہ تعالیٰ نے چند آدمی پیدا کردیئے جو تجوید وقراءت کے ماہر بن گئے اور تجوید وقراءت کی تحریراً وتدریساً خدمت کرنے میں لگ گئے۔ اللہ کے فضل وکرم سے چینیانوالی مسجد سے اہلحدیث کے علاوہ دیوبندی اور بریلوی مکتبہ فکر کے لوگوں نے بھی استفادہ کیا۔ چینیانوالی مسجد میں اہل حدیث قراء جنہوں نے حضرت قاری اظہار احمد تھانوی صاحب سے سند حاصل کی ان کے نام درج ذیل ہیں:

① قاری محمد یوسف میر محمدی رحمہ اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

② قاری نور احمد رحمہ اللہ اوکاڑوی آف درس ڈھلیانہ
③ قاری محمد یونس رحمہ اللہ آف سرگودھا
④ قاری محمد یحییٰ رسولنگری حفظہ اللہ
⑤ قاری سیف اللہ حافظ آبادی رحمہ اللہ
⑥ قاری عبدالشکور برق جدہ رحمہ اللہ
⑦ قاری عابد آف پتوکی
⑧ قاری زاہد آف پتوکی
⑨ قاری محمد یوسف لکھوی رحمہ اللہ

عصر حاضر میں علم تجوید وقراءت کی نشر واشاعت کے لئے اقدامات اور ان کی ارتقائی صورت حال کو دیکھنے سے یقیناً یہی معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان میں فکر اہلحدیث کے حاملین قراء کرام علم تجوید وقراءت کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں۔شہرت آفاقی کے حاملین اہلحدیث قراء کرام میں سے قاری محمد اسلم رحمہ اللہ، قاری محمد یحییٰ رسولنگری حفظہ اللہ، قاری محمد ادریس العاصم حفظہ اللہ، قاری عزیر احمد حفظہ اللہ اور قاری محمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ کے نام قابل ذکر ہیں۔ مذکورہ قراء کرام کی مختصر سوانح عمری اور علم تجوید وقراءت کے ارتقاء میں ان کی خدمات کو قلم بند کیا جاتا ہے۔

استاد القراء قاری محمد اسلم رحمہ اللہ

نام ونسب اور پیدائش

محمد اسلم بن محمد دین ۱۹۳۶ء کو انڈیا کے ضلع گورداس پور کے گاؤں نال پور پنڈوری میں پیدا ہوئے۔آپ کل چار بہن بھائی تھے۔ قاری محمد اسلم کی پیدائش کے تین سال بعد ۱۹۳۹ء کو آپ کے والد محترم خالق حقیقی سے جا ملے یوں باپ کا سایۂ عاطفت سر سے اُٹھ گیا۔

ہجرتِ پاکستان اور آغاز تعلیم

۱۹۴۷ء کو جب پاکستان معرض وجود میں آیا قاری محمد اسلم رحمہ اللہ کا سارا خاندان ہجرت کر کے پاکستان آ گیا اور اس خاندان نے فیصل آباد کے نواحی گاؤں چک جھومرہ کے قریب گھنا گوجرہ (مل پورہ گوجرہ) چک نمبر ۱۵۷ میں رہائش رکھی اور قاری محمد اسلم رحمہ اللہ کو اسی گاؤں کے سکول میں داخل کروا دیا۔ جہاں پر انہوں نے پرائمری تک تعلیم حاصل کی۔ پرائمری پاس کرنے کے بعد آپ کو نزدیک ہی دوسرے گاؤں چک لاہوریاں کے مڈل سکول میں داخل کروا دیا گیا۔ یہاں پر آپ نے مڈل تک تعلیم مکمل کی۔

ابتلاء وآزمائش کا دور

قاری محمد اسلم رحمہ اللہ مڈل پاس کرنے تک تو بصحت و عافیت رہے، لیکن کچھ عرصہ بعد آپ پر شدید بخار کا حملہ ہوا۔ جس سے آپ کی قوت بصارت ختم ہوگئی۔ موصوف کو علاج کے لیے ڈسکہ، معروف ڈاکٹر سلطان احمد چیمہ کے پاس لایا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

گیا۔ جنھوں نے چیک اَپ کے بعد یہ افسوسناک خبر سنائی کہ آپ کی آنکھیں صحیح نہیں ہوسکتیں۔ آپ پریشانی کے عالم میں گاؤں واپس چلے آئے، لیکن آپ کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی خدمت کے لیے چن لیا۔ گھر والوں کی مشاورت سے انہیں پروفیسر غلام احمد حریری رحمہ اللہ کے پاس لے جایا گیا (جو ان کے بہنوئی تھے) ان سے مشاورت کے بعد طے پایا کہ انہیں قرآن مجید کی تعلیم دلوائی جائے۔

تعلیمی تسلسل

آنکھوں سے محروم قاری محمد اسلم رحمہ اللہ کو قرآن مجید کی تعلیم کے حصول کے لیے حافظ آباد میں مولانا حکیم ابراہیم صاحب رحمہ اللہ والی مسجد میں داخل کروا دیا گیا۔ ایک دن ایسا ہوا کہ علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ کے والد محترم شیخ ظہور الٰہی رحمہ اللہ اس مسجد میں تشریف لائے، نماز ادا کی، کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بصارت سے محروم لڑکے کا دولڑکے سبق سن رہے ہیں۔ حاجی صاحب رحمہ اللہ نے اس کے شوق اور لگن کو دیکھا تو حکیم ابراہیم صاحب سے اس لڑکے کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے قاری محمد اسلم رحمہ اللہ کے سارے حالات حاجی صاحب رحمہ اللہ کے سامنے رکھے اور قاری محمد اسلم رحمہ اللہ کے ذوق وشوق کی تعریف کی۔ حاجی صاحب رحمہ اللہ نے اپنی خواہش کا اظہار کیا کہ اسے میری نگرانی میں دے دو، میں خود اسے تعلیم دلاؤں گا۔ اجازت ملنے پر قاری محمد اسلم رحمہ اللہ نے حاجی ظہور الٰہی رحمہ اللہ کے سائے میں سیالکوٹ کے محلّہ رحمت پورہ میں قدم رکھے اور حاجی ظہور الٰہی نے اس محلّہ میں قائم مدرسہ شہابیہ میں داخل کروا دیا۔ یہاں پر محترم قاری محمد اسلم رحمہ اللہ نے چھ ماہ تعلیم حاصل کی، پھر حاجی صاحب رحمہ اللہ نے حکیم محمد صادق کی مسجد میں داخل کروا دیا۔ یہاں سے موصوف نے مکمل حفظ کیا۔ حفظ کے بعد چند سال درس نظامی پڑھتے رہے، لیکن حاجی ظہور الٰہی رحمہ اللہ نے فیصلہ کیا کہ قاری صاحب رحمہ اللہ کو دیو بندی مدرسہ میں داخل کروا کر بہترین قاری بنایا جائے اور اہلحدیثوں کی اس کمی کو پورا کیا جائے۔ اس مشاورت کے بعد قاری محمد اسلم رحمہ اللہ کو مدرسہ تجوید القرآن، موتی بازار کنڈی گراں لاہور میں داخل کروا دیا۔ یہاں آپ نے دو سال تعلیم حاصل کرنے کے بعد تجوید کی سند حاصل کی اور موصوف کے استاد قاری محمد شریف رحمہ اللہ کے مشورہ پر آپ کو کراچی بھیج دیا گیا۔ وہاں ایک سال حصول تعلیم کے بعد سند فراغت حاصل کی۔ قاری محمد اسلم رحمہ اللہ کی ذہانت وفطانت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ ہر روز سترہ پارے منزل سنایا کرتے تھے۔ بعدازاں موصوف نے ملتان کے ایک مدرسہ خیرالمدارس میں مسلکی اختلافات سے بالاتر ہوکر تعلیم حاصل کی، کیونکہ اس مدرسہ میں اہلحدیث طلباء کا داخلہ ممنوع تھا۔ وہاں پر قاری محمد اسلم رحمہ اللہ نے قراءات سبعہ پڑھی اور اس پر عبور حاصل کیا۔ گویا قاری محمد اسلم رحمہ اللہ کی سند اس طرح سے ہے۔ قاری محمد اسلم رحمہ اللہ نے قاری محمد شریف رحمہ اللہ سے پڑھا، انہوں نے خدا بخش مراد آبادی رحمہ اللہ سے، انہوں نے محمد صدیق حنیف رحمہ اللہ سے، انہوں نے قاری مقری عبدالرحمٰن مکی رحمہ اللہ سے، انہوں نے شیخ القراء قاری عبداللہ مکی رحمہ اللہ سے، انہوں نے شیخ ابراہیم سعد بن علی رحمہ اللہ سے پڑھا۔ گویا اس طرح آپ کی سند مدرسہ صولتیہ کے شیوخ تک پہنچتی ہے۔

فراغت تعلیم اور تدریسی دور کا آغاز

قاری محمد اسلم رحمہ اللہ جب مدرسہ خیرالمدارس سے فارغ ہوئے تو ان کے استاد مولانا خیر محمد رحمہ اللہ نے انہیں گلے لگا لیا اور کہا، اب تم بیٹا اسلم نہیں ''قاری محمد اسلم'' بن گئے ہو۔ تم اس مدرسہ میں پڑھاؤ، لیکن قاری محمد اسلم رحمہ اللہ نے نہایت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

ہی سلیقہ سے کہا کہ میں اہلحدیث ہوں اور کسی اہلحدیث مدرسہ میں ہی پڑھاؤں گا۔ یہ بات سنتے ہی ان کے استاد ناراض ہوگئے اور انہوں نے سند دینے سے انکار کردیا۔ قاری صاحب رحمہ اللہ نے کہا کہ بے شک آپ مجھے سند نہ دیں، لیکن میں شاگرد آپ کا ہی کہلاؤں گا اور آپ بھی میرے استاد ہونے سے انکار نہیں کرسکتے۔ اس پر مولانا خیر محمد رحمہ اللہ نے ان کو گلے لگا لیا اور کہا! جاؤ بیٹا، اہلحدیث مدرسہ میں ہی پڑھاؤ۔

یہ الفاظ سنتے ہی قاری محمد اسلم رحمہ اللہ کو اس قدر خوشی ہوئی، جیسے ان کی نئی زندگی کا آغاز ہوگیا ہو۔ ۱۹۶۲ء میں قاری محمد اسلم رحمہ اللہ نے جامعہ محمدیہ چوک اہلحدیث میں 'تجوید وقراءات' کی بنیاد رکھ کر تدریس کا آغاز کیا۔ تین سال تک اسی ادارہ کو اپنی خدمات سے نوازا اور سینکڑوں طلباء کو علم تجوید وقراءات میں استفادے کا موقع فراہم کیا۔ اس کے بعد مولانا حکیم محمود آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی درس گاہ میں پڑھانے کی خواہش ظاہر کی تو مولانا حکیم محمود کی خواہش پر قاری محمد اسلم رحمہ اللہ جامعہ اسلامیہ سلفیہ، گوجرانوالہ تشریف لے گئے اور علم تجوید وقراءات کی اشاعت کے لیے مسند تدریس سنبھالی۔ پانچ سال تک اس جامعہ میں پڑھاتے رہے۔ ۱۹۹۷ء میں قاری محمد اسلم رحمہ اللہ نے اپنے ہم سفر مدرسین اور نہایت مشفق مہتمم کے ہمراہ جامعہ اسلامیہ سلفیہ، نصر العلوم عالم چوک، گوجرانوالہ میں قدم رکھے اور تاحیات علم تجوید وقراءات کی اشاعت کے لیے اسی ادارہ میں اپنے علم سے طلباء کے دلوں کو منور کرتے رہے۔

وفات

قاری محمد اسلم رحمہ اللہ جامعہ اسلامیہ سلفیہ نصر العلوم عالم چوک گوجرانوالہ میں دوران تدریس ۱۷ رجب ۱۴۲۴ھ بمطابق ۱۵ ستمبر ۲۰۰۳ء بروز سوموار ملک اجل کو لبیک کہتے ہوئے خالق حقیقی سے جاملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اساتذہ

① قاری عبدالرحمٰن رحمہ اللہ
② قاری محمد شریف رحمہ اللہ
③ قاری رحیم بخش پانی پتی رحمہ اللہ
④ قاری محمد علی شکارپوری رحمہ اللہ
⑤ قاری سید حسن شاہ رحمہ اللہ

نامور تلامذہ

قاری محمد اسلم رحمہ اللہ کے تلامذہ ہزاروں کی تعداد میں ہیں ان میں سے نامور تلامذہ کے نام درج ذیل ہیں:

① حافظ عبدالسلام بن محمد بھٹوی حفظہ اللہ (نائب امیر جماعۃ الدعوہ پاکستان)
② میاں محمد جمیل، ایم۔اے حفظہ اللہ (پرنسپل ابوہریرہ شریعہ کالج، لاہور)
③ حافظ احمد شاکر حفظہ اللہ (مکتبہ سلفیہ)
④ حافظ عبدالعظیم اسد حفظہ اللہ (مدیر مکتبہ دارالسلام لاہور)
⑤ قاری احسان اولکھ
⑥ قاری عبدالسّلام بنگالی
⑦ حافظ طاہر الاسلام عسکری
⑧ قاری سعد کلیروی
⑨ قاری طیب بھٹوی
⑩ حافظ عبداللہ شیخوپوری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

⑪ قاری محمد ایوب سیالکوٹی ⑫ قاری قمر الدین
⑬ قاری ابراہیم حافظ آبادی ⑭ قاری محمد یحییٰؒ
⑮ مولانا محمد شریف سلفی گوجرانوالہ ⑯ قاری نعیم الحق نعیم
⑰ قاری احمد دین ⑱ قاری اقبال گجراتی
⑲ قاری عبدالحفیظ (ستارہ فیکٹری والے) ⑳ قاری فضل الرحمٰن، برطانیہ
㉑ پروفیسر حافظ خالد محمود حیات (اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد)
㉒ قاری عتیق الرحمٰن (زرعی یونیورسٹی فیصل آباد)
㉓ قاری مطیع الرحمٰن، ڈسکہ ㉔ قاری شمس الاسلام بنگالی
㉕ قاری سیف اللہ (صدر مدرس شعبہ تجوید وقراءات جامعہ نصر العلوم گوجرانوالہ)
㉖ قاری عبدالودود ہزاری ㉗ قاری عطاء اللہ، فیصل آباد
㉘ قاری محمد موسیٰ ㉙ قاری محمد عارف، سعودی عرب

تصانیف

قاری محمد اسلم رحمہ اللہ نعمت بصارت سے محروم ہونے کی بنا پر تدریس علم تجوید وقراءات پر زیادہ زور دیتے رہے تاہم مذکورہ کتب اُمت مسلمہ کے لیے صدقہ جاریہ چھوڑ گئے۔

① خلاصہ جمال القرآن ② ترجمة المقدمة الجزرية

نوٹ: قاری محمد اسلم رحمہ اللہ کے بارے میں مذکورہ بالا معلومات قاری محمد ادریس العاصم حفظہ اللہ، قاری سیف اللہ حفظہ اللہ اور قاری سعد امین حفظہ اللہ سے حاصل کی گئی ہیں، اس تعاون پر راقم مذکورہ مشائخ کا شکرگذار ہے۔

استاد القراء قاری محمد یحییٰ رسولنگری حفظہ اللہ

تاریخ پیدائش

قاری محمد یحییٰ رسولنگری حفظہ اللہ ۱۹۴۵ میں کوٹ کپور ضلع فیروز پور انڈیا (بھارت) میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم

قاری محمد یحییٰ رسولنگری حفظہ اللہ نے ناظرہ قرآن اپنے والد محترم سے پڑھا اور ساتھ ہی شیخ القراء نے اپنے آبائی گاؤں کے سکول میں داخلہ لیا اور وہاں سے پرائمری تک تعلیم حاصل کی۔ ان دنوں چک نمبر ۱۶ میں قاری نور احمد حفظہ اللہ کو قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ عربی لہجہ میں قرآن کریم پڑھاتے۔ ان قراء کرام کی پرسوز آواز میں تلاوتیں سننے سے شیخ القراء کے دل میں بچپن سے قرآن کریم کی اس طرح تلاوت کی تڑپ پیدا ہوئی کہ بچپن کے اس ذوق وشوق نے بعد از قاری محمد یحییٰ رسولنگری حفظہ اللہ کو استاد القراء بنادیا۔

اسی مقصد کے حصول کے لئے استاد القراء قاری محمد یحییٰ رسولنگری حفظہ اللہ جامعہ عثمانیہ اوکاڑہ میں قاری عبدالرزاق سے حفظ قرآن شروع فرمایا جس کی تکمیل ۱۹۶۱ میں قاری فاروق احمد دیوبندی کے پاس ہوئی۔ یہی وہ وقت تھا جب استاد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

القراء کو علم تجوید وقراءات میں مہارت حاصل کرنے کا ذوق وشوق پیدا ہوا، جس کے حصول کے لئے استاد القراء قاری محمد یحییٰ ﷾ مدرسہ تجوید القرآن فاروقی، کراچی میں تشریف لے گئے اور وہاں قاری حبیب اللہ افغانی رحمہ اللہ سے تجوید پڑھی۔ بعد ازں حضرت استاد القراء اوکاڑہ جامعہ عثمانیہ میں تشریف لے آئے اور یہاں رہ کر مشکوۃ پڑھی۔ اس کے بعد جامعہ بحر العلوم کراچی میں مولانا فاروق داؤد رحمہ اللہ، شیخ الحدیث بحر العلوم کراچی سے سنن نسائی پڑھی۔ پھر علم قراءت پڑھنے کی دل میں تڑپ پیدا ہوئی۔ اس کے لئے استاد القراء مدرسہ تجوید القرآن فاروقی میں قاری حبیب اللہ افغانی رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے سبعہ وعشرہ کی تکمیل فرمائی۔ اس کے بعد استاد القراء نے لاہور میں اپنی تدریسی سرگرمیوں کے دوران استاد القراء قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ سے دوبارہ از سر نو تبر کا ۱۹۷۱ء سے ۱۹۷۷ء تک مدرسہ تجوید القرآن، موتی بازار میں سبعہ وعشرہ کی تکمیل فرمائی۔ یاد رہے اس سے قبل استاد القراء ۱۹۶۲ سے ۱۹۶۳ کے دورانی عرصہ میں 'روایت حفص' میں قرآن کریم استاد القراء قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ سے پڑھ چکے تھے۔

استاد القراء کے نامور اَساتذہ

① قاری عبد الرزاق رحمہ اللہ
② قاری فاروق احمد رحمہ اللہ
③ قاری اظہار احمد رحمہ اللہ
④ قاری حبیب اللہ افغانی رحمہ اللہ
⑤ شیخ الحدیث مولانا فاروق داؤد رحمہ اللہ

اُستاد القراء کی تدریسی خدمات

مدرسہ بحر العلوم کراچی

استاد القراء قاری محمد یحیی رسولنگری ﷾ نے تحصیل علم تجوید وقراءات ودیگر علوم عربیہ واسلامیہ کے بعد تدریسی سرگرمیوں اور تعلیمی خدمات کا آغاز ۱۹۶۸ میں اپنی مادر علمی مدرسہ بحر العلوم کراچی سے کیا۔ استاد القراء وہاں تقریباً دو سال تجوید وقراءات فرماتے رہے۔ اس کے بعد استاد القراء ﷾ نے لاہور کا رخ کیا۔

مدرسہ تجوید القرآن مسجد لسوڑھیاں والی

استاد القراء نے مدرسہ بحر العلوم کراچی کو ۱۹۷۰ میں خیر باد کہا اور لاہور مدرسہ تجوید القرآن مسجد لسوڑیاں والی میں تدریس علم تجوید وقراءات کی ابتداء کی یہاں کافی عرصہ تدریس کرتے رہے اور علم تجوید کی نشر واشاعت کے لئے بھرپور محنت کرتے رہے، یہی وہ دور ہے جس میں آپ دوران تدریس شیخ استاد القراء قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ کے سامنے اپنے زانوئے تلمذ طے کرتے رہے اور استاد القراء رحمہ اللہ سے سبعہ وعشرہ میں بھرپور استفادہ فرماتے رہے۔

الغرض استاد القراء نے مسجد لسوڑیاں والی میں علم تجوید وقراءات کی نشر واشاعت کے لئے انتھک محنت کی جس کے نتیجے میں علم تجوید وقراءات کے روشن ستاروں کی ایک بہت بڑی کھیپ تیار ہوگئی، جن میں سے چند نامور تلامذہ یہ ہیں:

- قاری محمد ابراہیم صاحب میر محمدی ﷾
- قاری صدیق الحسن رحمہ اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

- قاری خلیل احمد رحمہ اللہ
- قاری محمود الحسن بڈھیمالوی حفظہ اللہ

مدرسہ رحمانیہ (اہلحدیث) میں تدریسی خدمات

استاد القراء قاری محمد یحییٰ رسولنگری حفظہ اللہ نے رجب ۱۹۷۷ء میں مدرسہ تجوید القرآن کو خیر باد کہا اور اپنے استاد حافظ عبدالرحمٰن مدنی حفظہ اللہ کی خواہش پر مدرسہ رحمانیہ، ۹۹/ جے بلاک، ماڈل ٹاؤن، جہاں آج کل مجلس التحقیق الاسلامی اور اسلامک انسٹیٹیوٹ موجود ہیں، میں اوائلِ شعبان میں تدریس تجوید کا آغاز فرمایا اور کچھ عرصہ یہاں پڑھاتے رہے۔ اس دوران ان سے فیض پانے کے لئے لوگوں کا مدرسہ رحمانیہ میں ہجوم ہوتا۔ مدرسہ رحمانیہ، لاہور میں آپ سے بالخصوص علم تجوید میں قاری عبدالقادر، قاری اسحاق اور قاری عمر نے استفادہ فرمایا۔

جامعہ عزیزیہ میں تدریسی خدمات

استاد القراء قاری محمد یحییٰ رسولنگری حفظہ اللہ ۱۹۷۸ میں لاہور کو چھوڑتے ہوئے ساہیوال میں تشریف لے گئے اور وہاں جامعہ عزیزیہ کے نام سے ایک دینی درسگاہ کا سنگ بنیاد رکھا اور وہاں تدریسی اور انتظامی خدمات سرانجام دینے کا آغاز فرمایا۔تقوی ورضا الٰہی کی بنیادوں پر قائم اس دینی درسگاہ کو اللہ تعالیٰ نے کامیابی سے سرفراز فرمایا اور آپ ان دنوں بھی جامعہ عزیزیہ ہی میں علم تجوید وقراءت کے فروغ کے لئے خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ وہاں سے استاد القراء حفظہ اللہ کے سیکڑوں تلامذہ فیض یاب ہو کر گئے ہیں اور آج کل بھی بہت سے تلامذہ ان سے علمی وفنی استفادہ فرما رہے ہیں۔

ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ بابائے تجوید، قاری محمد یحییٰ رسولنگری حفظہ اللہ کو صحت والی دراز عمر عطا فرمائے تاکہ زیادہ سے زیادہ طلباء آپ سے مستفید ہوسکیں اور علم تجوید وقراءت کا خوب بول بالا ہوسکے۔ (آمین)

استاد القراء کے نامور تلامذہ

① ڈاکٹر قاری عبدالقادر عبدالکریم حفظہ اللہ (مدرس جامعہ ریاض، انچارج عربی ڈیپارٹمنٹ پاکستانی سفارتخانہ)
② قاری مقری محمد ابراہیم میرمحمدی حفظہ اللہ (فاضل مدینہ یونیورسٹی، رئیس کلیۃ القرآن، مرکز البدر بونگہ بلوچاں)
③ قاری محمد ابراہیم البلوشی حفظہ اللہ (مدرس ریاض)
④ قاری عبدالرحمٰن البلوشی حفظہ اللہ (ادارہ جالیات)
⑤ قاری عبدالوحید حفظہ اللہ (مدرس، خریج ام القری مکہ)
⑥ الشیخ سیف اللہ عبدالکریم حفظہ اللہ (مدرس شعبہ تحفیظ القرآن)
⑦ قاری محمد اقبال عزیزی حفظہ اللہ (مدرس شعبہ تحفیظ القرآن)
⑧ قاری محمد سلمان حفظہ اللہ (انچارج ورئیس مکتبہ دار الشباط)
⑨ قاری بشیر احمد عبدالکریم حفظہ اللہ (مدرس شعبہ تحفیظ القرآن)
⑩ قاری عبدالحفیظ حفظہ اللہ (مدرس شعبہ تحفیظ القرآن)
⑪ قاری عبدالمجید حفظہ اللہ (مدرس شعبہ تحفیظ القرآن)

سعودی نامور تلامذہ

① الشیخ عادل سالم الکلبانی حفظہ اللہ (امام وخطیب حرم مکی)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

② الشیخ ابراہیم الجبیرین حفظہ اللہ (امام وخطیب حرم مکی)
③ الشیخ ابراہیم العسیری حفظہ اللہ (تفتیشی افسر)
④ الشیخ عبدالعزیز القرنی حفظہ اللہ (امام، خطیب)
⑤ الشیخ محمد بن عبداللہ حفظہ اللہ (امام، خطیب)
⑥ الشیخ محمد بن راشد حفظہ اللہ (امام، خطیب)
⑦ الشیخ بندر القرنی حفظہ اللہ (امام، خطیب)
⑧ الشیخ محمد ثارف حفظہ اللہ (مدرس اللغۃ العربیۃ)
⑨ الشیخ علی الغامدی حفظہ اللہ (استاد کلیۃ المعلمین، ریاض)
⑩ الشیخ محمد ناصر حفظہ اللہ
⑪ الشیخ سعود المانع حفظہ اللہ
⑫ الشیخ محمد بن عبدالکریم یمنی حفظہ اللہ
⑬ الشیخ عبداللطیف حفظہ اللہ
⑭ الشیخ عبدالعزیز السلیم حفظہ اللہ (قاضی)
⑮ الشیخ محمد سعود المقرن حفظہ اللہ (قاضی)
⑯ الشیخ عبدالعزیز الحسن حفظہ اللہ (قاضی)

اُستاد القراء کی تصنیفی وتالیفی خدمات

① اسہل التجوید (طبع شدہ)
② تحفۃ القراء (طبع شدہ)
③ جمال القراء فی الوقف والابتداء (زیر طباعت)
④ روضۃ العلماء فی تراجم القراء (زیر طباعت)
⑤ أنوار عزیزیہ فی شرح جزریہ (زیر طباعت)

شیخ القراء قاری محمد ادریس العاصم حفظہ اللہ

نام ونسب

محمد اِدریس بن محمد یعقوب بن غلام اللہ۔ بعد میں استاذ القراء نے اپنے نام کے ساتھ عاصم کا اضافہ کیا۔

العاصم کی وجہ تسمیہ

شیخ القراء محمد ادریس عاصم حفظہ اللہ سے مکتب الدعوۃ اسلام آباد میں حافظ عبدالرشید اظہر حفظہ اللہ نے سوال کیا کہ عاصم کو اپنے نام کے ساتھ لگانے کی کیا وجہ ہے؟ استاذ القراء نے فرمایا ''میں نے اپنے نام کے ساتھ عاصم امام عاصم کی نسبت سے لگایا، مقصود یہ تھا کہ میں لوگوں کو اغلاط قرآن سے بچاؤں۔'' [ماخوذ از انٹرویو قاری مقری]

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

تاریخ پیدائش وجائے پیدائش

قاری مقری محمد ادریس ﷾ ۱۹۴۹ء میں یعنی پاکستان بننے کے ڈیڑھ سال بعد سریاں والا بازار میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم

استاذ القراء قاری محمد ادریس العاصم ﷾ کا گھر مسجد چینیانوالی کے قریب ہی تھا۔اس لئے قاری صاحب ﷾ کے والدین موصوف کو مسجد چینیانوالی میں بھیجتے۔قاری صاحب ﷾ نے مسجد چینیانوالی میں قاری عبدالغفار سے نورانی قاعدہ پڑھا اور چینیانوالی مسجد کے قریب ایک سکول میں پرائمری تک سکول پڑھا۔اس کے بعد قاری صاحب ﷾ نے مسجد چینیانوالی میں قاری محمد اسماعیل ؒ سے حفظ القرآن شروع کیا۔استاذ القراء قاری محمد صدیق ؒ سے حفظ کرتے رہے۔ان ایام میں استاذ القراء قاری اظہار احمد تھانوی ؒ مسجد چینیانوالی میں تجوید پڑھایا کرتے تھے اور شعبہ حفظ کے طلباء کو بعد از نماز ظہر مشق کرایا کرتے تھے۔

بعدازں شیخ موصوف نے استاد القراء قاری اظہار احمد تھانوی ؒ مدرسہ تجوید القرآن موتی بازار میں تجوید پڑھتے رہے اور بدیع الزماں ؒ سے نحو،صرف،عربی کتب،ترجمۃ القرآن اور خطاطی میں استفادہ کرتے رہے۔الغرض قاری محمد ادریس العاصم ﷾ نے قاری اظہار احمد تھانوی ؒ سے مدرسہ تجوید القرآن،موتی بازار میں دوسال تجوید پڑھی۔
ان دوسالوں میں استادالقراء قاری تھانوی ؒ نے تجوید کی درج ذیل کتب پڑھائیں:

① جمال القرآن ② تیسیر التجوید ③ فوائد مکیة ④ المقدمة الجزرية

گویا قاری محمد ادریس العاصم ﷾ نے ۱۹۶۶ء میں قاری اظہار احمد تھانوی ؒ سے مدرسہ تجوید القرآن،موتی بازار میں تجوید مکمل کی اور پھر جامعہ محمدیہ،رینالہ خورد اوکاڑہ تشریف لے گئے،جس کا نیا نام جامعہ ابو ہریرہ ہے۔

جامعہ ابو ہریرہ اور جامعہ اسلامیہ میں حصول علم

حضرت قاری صاحب ﷾ جامعہ ابوہریرہ، رینالہ خورد اوکاڑہ میں مولانا حبیب الرحمٰن اور حافظ شفیق الرحمٰن سے استفادہ فرمارہے تھے کہ حافظ اسماعیل الذبیح ؒ،جو کہ قاری محمد ادریس العاصم ﷾ کے والدہ کی طرف سے عزیز تھے، قاری صاحب ﷾ کے گھر تشریف لائے، دورانِ گفتگو والدہ سے انہوں نے بچوں کے بارے میں پوچھا کہ آپ کے بچے کیا کررہے ہیں۔قاری ادریس ﷾ کی والدہ نے آپ کے بارے میں بتایا کہ انہوں نے حفظ کرنے کے بعد تجوید پڑھ لی ہے۔پوچھا کہاں پڑھ رہے ہیں؟ بتایا کہ جامعہ ابوہریرہ۔حافظ اسماعیل الذبیح ؒ کہنے لگے کہ کسی اچھے سے مدرسہ میں بھیجو۔انہوں نے جامعہ اسلامیہ گوجرانوالا میں داخلہ لینے کا مشورہ دیا۔اس مشورہ کو عملی جامہ پہناتے ہوئے شیخ القراء محمد ادریس العاصم ﷾ نے جامعہ اسلامیہ گوجرانوالا میں داخلہ لیا۔

شیخ القراء محمد ادریس العاصم ﷾ نے جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ میں مولانا ابوالبرکات ؒ سے سنن ابو داؤد، جامع ترمذی،صحیح مسلم،صحیح بخاری،تفسیر بیضاوی اور تفسیر جلالین، سراجی، الاتقان فی علوم القرآن، تاریخ ادب العربی وغیرہ پڑھیں اور ۱۹۷۵ء میں جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ سے سند فراغت حاصل کی۔

جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں داخلہ

شیخ القراء قاری محمد ادریس العاصم ﷾ نے دورانِ تعلیم جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ میں دیکھا دیکھی مدینہ یونیورسٹی کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

لئے کاغذات تیار کیئے اور بغیر تصدیق کے ہی انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی مدینہ منورہ کاغذات ارسال کردیئے۔انہوں نے تصدیق کے لئے کاغذات واپس پاکستان روانہ کردیئے۔قاری صاحب رحمہ اللہ نے تصدیق کروا کر دوبارہ کاغذات ارسال کیئے تو آپ کا داخلہ ہو گیا۔

استاذ القراء محمد اِدریس عاصم حفظہ اللہ ان دنوں مسجد لسوڑیاں والی میں تجوید اور کتب عربیہ پڑھاتے تھے اور استاد القراء قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ سے سبعہ وعشرہ پڑھ رہے تھے۔موصوف مدینہ تشریف لے گئے اور مدینہ یونیورسٹی میں ایک سال شعبہ لغہ اور چار سال کلیہ القرآن میں پڑھتے رہے۔جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے سند فراغت حاصل کرنے کے بعد مکہ مکرمہ میں مرکز تدریب الدعاۃ رابطہ العالم الاسلامی میں ایک سال کا کورس کیا، نیز وہاں پر ایک مسجد میں امامت کرواتے رہے۔ اس کے بعد پاکستان میں علم تجوید وقراءت کی اشاعت کے لئے مبعوث ہوئے۔

قاری محمد إدریس العاصم کے شیوخ

① فضیلۃ الشیخ علامہ عبدالفتاح سید عجمی المرصفی المصری رحمہ اللہ
② فضیلۃ الشیخ المحقَّق عبدالرزاق بن علی بن ابراہیم موسی المصری رحمہ اللہ
③ فضیلۃ الشیخ محمود بن سیبویہ البدری المصری رحمہ اللہ
④ فضیلۃ الشیخ محمود بن عبدالخالق جادو المصری رحمہ اللہ
⑤ فضیلۃ الشیخ عبدالرافع بن رضوان الشرقاوی المصری حفظہ اللہ
⑥ فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر محمد سالم المُحَیسن المصری رحمہ اللہ
⑦ شیخ الحدیث مولانا ابوالبرکات احمد رحمہ اللہ
⑧ استاد القراء قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ
⑨ قاری مقری محمد صدیق لکھنوی رحمہ اللہ
⑩ شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ بڈھیمالوی رحمہ اللہ
⑪ مولانا محمد اعظم حفظہ اللہ
⑫ قاری محمد اسماعیل رحمہ اللہ
⑬ قاری اَحمد دین رحمہ اللہ

استاد القراء قاری محمد ادریس العاصم حفظہ اللہ نے الشیخ عبدالفتاح المرصفی رحمہ اللہ سے قراءات عشرہ صغری اور قراءات عشرہ کبری دونوں میں مکمل قرآن سنا کر اجازت حاصل کی۔قاری صاحب رحمہ اللہ پاکستان کی وہ نمایاں شخصیت ہیں، جنہوں نے مکمل قرآن کریم سنا کر مصری مشائخ سے عشرہ کبری کی تکمیل فرمائی اور موجودہ دور کے عالی ترین سلسلہ روایت کو اخذ فرمایا۔

نامور تلامذہ

① قاری عبدالباسط منشاوی
② قاری عبدالودود عاصم
③ قاری نجم الصبیح تھانوی
④ قاری محمد صفدر
⑤ قاری آصف اقبال (ریاض)
⑥ قاری حبیب الرحمٰن (ریاض)
⑦ قاری محمد نواز (ریاض)
⑧ قاری عنایت اللہ ربانی کشمیری
⑨ قاری ابوبکر عثمانی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

۱۰ قاری حبیب اللہ ساقی ۱۱ قاری عمران یوسف میر محمدی ۱۲ قاری محمد داؤد گوندلوی
۱۳ قاری عاصم سلفی ۱۴ قاری سعید اللہ بٹ ۱۵ قاری نصیر احمد
۱۶ قاری ابوبکر عاصم ۱۷ قاری محمد صادق ۱۸ قاری عبد الواحد
۱۹ قاری عبد الرحمٰن محمود (اسلام آباد) ۲۰ قاری محمد یعقوب شیخ (مرکزی راہنما جماعۃ الدعوہ پاکستان)
۲۱ قاری محمد یعقوب ہزاروی ۲۲ قاری شاہد محمود عاصم ۲۳ قاری محمد یوسف صدیقی
۲۴ قاری ابوبکر منشاوی ۲۵ قاری عبد الرحمٰن ہاشمی ۲۶ قاری عبد الرحمٰن آدم (مالدیپ)
۲۷ قاری ابراہیم رمزی (بنگلہ دیش) ۲۸ قاری محمد ریاض (بنگلہ دیش) ۲۹ قاری احمد ناشر (بنگلہ دیش)
۳۰ قاری ندیم سرفراز (بنگلہ دیش) ۳۱ قاری ہشام (بنگلہ دیش) ۳۲ قاری غلام رسول
۳۳ قاری طارق بالاکوٹی ۳۴ قاری خدا بخش بصری ۳۵ قاری حفیظ الرحمٰن (ماموں کانجن)
۳۶ قاری امان عظیم کورستانی (مدیر التعلیم معہد القراءات، پشاور)
۳۷ قاری احسان اللہ ہزاروی (استاد القراءات معہد القراءات، پشاور)
۳۷ قاری احسان اللہ ہزاروی (استاد القراءات معہد القراءات، پشاور)
۳۸ قاری سلمان احمد میر محمدی (استاد تجوید وقراءات، كلّية القرآن الكريم، مرکز البدر، بونگہ بلوچاں)
۴۰ قاری خُبیب احمد میر محمدی
۴۱ قاری عثمان انور (استاد مدرسہ تجوید القرآن موتی بازار)
۴۲ قاری محمد سعید (استاد مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ)
۴۳ قاری احسان اللہ پشاور (استاد تجوید وقراءت)
۴۴ قاری ولی اللہ مردان (استاد تجوید وقراءت)
۴۵ قاری مظفر بریلوی (استاد تجوید وقراءت)

پاکستان واپسی اور علم تجوید وقراءت کے فروغ میں نمایاں کردار

قاری محمد ادریس العاصم حفظہ اللہ ۱۴۰۲ھ میں جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ سے فارغ ہونے کے کچھ عرصہ بعد پاکستان تشریف لائے اور شیرانوالا گیٹ کے قریب مسجد لسوڑیاں والی اہلحدیث ملحقہ المَدْرسة العالية تجويد القرآن لاہور میں تدریس تجوید کا آغاز فرمایا۔ استاد القراء قاری محمد ادریس عاصم حفظہ اللہ کی سب سے بڑی خواہش یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے قرآن کریم اور قراءات قرآنیہ کا خادم بنالے۔

اللہ تعالیٰ نے قاری صاحب حفظہ اللہ کی اس عظیم خواہش کو پورا فرمایا۔ آپ کو خدمت قرآن کی توفیق عطاء فرمائی۔ قاری صاحب حفظہ اللہ کو ماشاء اللہ تقریباً ۲۸؍ سال بیت چکے ہیں کہ آپ مسجد لسوڑیاں والی ہی میں تدریس فرما رہے ہیں۔ راقم الحروف کے مشاہدے کے مطابق کم وبیش ۱۵۰؍ طلباء ان دنوں آپ سے علم تجوید میں بھرپور استفادہ کررہے ہیں۔ علاوہ ازیں چار اساتذہ المدرسة العالية، تجوید القرآن میں قاری صاحب حفظہ اللہ کی زیر نگرانی تدریس فرمارہے ہیں۔ قاری صاحب حفظہ اللہ سے کثیر تعداد میں طلباء علم تجوید وقراءت میں استفادہ کرکے پاکستان کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

مختلف شہروں میں علم تجوید وقراءت کی اشاعت اور ارتقاء کے لئے کوشاں ہیں۔

تصانیف

شیخ القراء قاری محمد ادریس العاصم ﷾ نے دوران تدریس المدرسة العالية، تجوید القرآن میں کئی ایک شاندار کتب تصنیف فرمائیں، جن کے اسماء درج ذیل ہیں:

① تحبير التجويد
② تحفة الاخوان فی تجويد القرآن
③ شرح فوائد مکیہ
④ زينت المصحف
⑤ حق التلاوة
⑥ الفوائد السّلفیہ
⑦ الاهتداء فی الوقف والابتداء
⑧ ابلاغ النفع فی القراء ت السبع
⑨ ايضاح المقاصد
⑩ نفائس البيان فی رسم القرآن
⑪ أحسن المقال فی القراء ت الثلاث
⑫ شجرة الاساتده فی اسانيد القراء ت العشر المتواتره کی تکمیل
⑬ تدريب المعلِّمين
⑭ متشابهات القرآن
⑮ متشابهات القرآن المتؤوَّل
⑯ محاسن قرآن
⑰ یومیہ تعلیمی کیفیت
⑱ اللّٰهم
⑲ سبحانی قاعدہ
⑳ المقدمة الجزريه مع تحفة الاطفال
㉑ قرآنی قاعدہ
㉒ اہم مسائل قربانی
㉓ بدعت کیا ہے؟

زیر طبع کتب

① فوائد علميه شرح المقدمة جزرية
② شرح الدرة المضيئة
③ شرح الوجوه المسفره
④ شرح طيبة النشر
⑤ الكواكب النيرة فی وجوه الشاطبيه والدُّرة والطيبة
⑥ شرح تحفة الاطفال
⑦ الكنز فی حل وقف حمزه وهشام على الهمز
⑧ حقیقت سبعہ احرف

استاد القراء قاری محمد عزیر ﷾

شیخ القراء قاری محمد عزیر ﷾ ۱۹۳۸ء میں ضلع قصور کے ایک گاؤں میر محمد میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا نام مولانا عبدالحق الشہید ؒ ہے، جو عالم باعمل اور اخلاق حسنہ کے مالک تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

قاری صاحب حفظہ اللہ کا تعلیمی دور

شیخ القراء قاری محمد عزیر حفظہ اللہ کے والدین نیک طبع اور سلفی مسلک ومنہج کے حامل تھے، یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اپنے لخت جگر کے لئے دنیا ومافیہا سے بہتر اور رفعت وبلندی کی حامل چیز قرآن کریم کا انتخاب فرمایا اور پھر استاد محترم قاری محمد عزیر حفظہ اللہ نے بھی والدین کی تمنا حسنہ میں رنگ بھرتے ہوئے حافظ نذیر شاہ صاحب سے جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں حفظ قرآن کی تکمیل فرمائی۔ اور اس کے بعد قرآن وسنت کی تفہیم اور علم تجوید وقراءات کے حصول کے لئے جامعہ علوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کا رخ کیا۔ وہاں درس نظامی کے علوم کے ساتھ ساتھ قاری عبدالحق سے روایت حفص میں قرآن مکمل کیا اور ۱۹۶۰ میں جامعہ العلوم الاسلامیہ، بنوری ٹاؤن، کراچی سے سند فراغت حاصل کی۔

بعد ازاں قاری محمد عزیر حفظہ اللہ نے استاد القراء قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ سے قراءات سبعہ کی تکمیل فرمائی۔ انہوں نے ابھی 'ثلاثۃ' شروع ہی کی تھی کہ استاد القراء قاری اظہار احمد تھانوی کا انتقال ہوگیا۔

تدریسی خدمات

شیخ القراء قاری محمد عزیر حفظہ اللہ نے ۱۹۶۰ء میں تدریسی خدمات کا آغاز فرمایا۔ انہوں نے سب سے پہلے مدرسہ تجوید القرآن، تابع مسجد لسوڑھیاں والی میں علم تجوید وقراءات کی تدریس کا آغاز فرمایا اور دورانِ تدریس آپ قاری اظہار رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور قراءات سبعہ کی تعلیم حاصل کرتے۔ الغرض وہ مسجد لسوڑھیاں والی میں طویل عرصہ تک علم تجوید کی تدریس فرماتے رہے۔ جہاں آپ سے بے شمار لوگوں نے علم تجوید میں استفادہ فرمایا، جن میں سے نامور تلامذہ قاری حنیف فیصل آبادی، قاری عارف وغیرہ قابل ذکر ہیں، البتہ شیخ القراء قاری محمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ نے قاری عزیر حفظہ اللہ سے نحو وصرف کی ابتدائی کتب پڑھیں۔ اس کے بعد موصوف نے مدرسہ تجوید القرآن، رحمانیہ، پونچھ روڈ میں تجوید وقراءات کی تدریس کا آغاز فرمایا اور آج کل قاری صاحب حفظہ اللہ مسجد اقصیٰ، گلشن راوی میں علم تجوید کی نشر واشاعت میں اپنے لیل ونہار بسر کر رہے ہیں۔

قاری صاحب حفظہ اللہ کی تصنیفی وتالیفی خدمات

① المقدمۃ الجزریۃ (مختصر شرح وسلیس ترجمہ) (زیر طباعت)
② القواعد النحویۃ والصرفیۃ (زیر طباعت)

استاد القراء قاری محمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ

تاریخ پیدائش وجائے پیدائش

شیخ القراء قاری محمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ ۱۹۶۰ء میں قصور کے ایک نواحی گاؤں میر محمد میں پیدا ہوئے۔

نام ونسب

آپ کا نام محمد ابراہیم بن حافظ محمد عبداللہ ہے۔ آپ کے والد صاحب رحمہ اللہ نیک طبع اور فرشتہ سیرت انسان تھے، جبکہ آپ کی والدہ ماجدہ ابھی حیات ہیں۔ وہ ایک نیک سیرت اور دیندار خاتون ہیں۔

دور طالب علمی

استاد القراء قاری محمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ نے ابتدائی قاعدہ اور ایک پارہ ناظرہ قرآن اپنے والد محترم حافظ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

محمد عبداللہ رحمہ اللہ سے پڑھا اور باقی قرآن کریم اپنی والدہ محترمہ سے مکمل کیا، جبکہ حفظ قرآن کی تکمیل قاری محمد صدیق الحسن رحمہ اللہ سے فرمائی۔ تکمیل حفظ القرآن کے بعد کچھ عرصہ انہی کے پاس پڑھتے رہے، پھر مدرسہ ضیاء السنہ، راجہ جنگ میں ایک سال پڑھا۔ بعد ازاں آپ کے استاد قاری صدیق الحسن رحمہ اللہ نے آپ کو مسجد لسوڑھیاں والی میں قاری محمد یحییٰ رسولنگری حفظہ اللہ کے پاس داخل کروادیا۔ قاری محمد یحییٰ رسولنگری حفظہ اللہ سے قاری محمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ نے دو سال تجوید پڑھی۔ اس کے بعد آپ جامعہ سلفیہ، فیصل آباد تشریف لے گئے۔ تیسرا سال وہاں پڑھنے کے بعد شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی حفظہ اللہ کے پاس مزمل مسجد، یتیم خانہ، لاہور تشریف لے آئے۔ ایک سال تک یہاں تعلیم حاصل کی، پھر چھٹا اور ساتواں سال جامعہ سلفیہ میں پڑھتے رہے۔ جامعہ سلفیہ، فیصل آباد میں حافظ احمد اللہ رحمہ اللہ، والد محترم شیخ الحدیث مولانا عبدالعزیز علوی حفظہ اللہ، سے آپ نے حدیث، تفسیر اور فقہ میں استفادہ کیا۔

بعد ازاں آپ جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ میں تشریف لے گئے جہاں ایک سال آپ نے ثانویہ میں، چار سال کلّیة القرآن اور چار سال ایم۔فل میں تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد عشرہ کبریٰ شیخ عبدالرازق رحمہ اللہ سے پڑھی۔

قاری صاحب کے اَساتذہ کرام

قاری محمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ کے مشائخ کرام کا تین مختلف طبقات میں ذکر کیا گیا ہے۔

پہلی طبقہ

اس طبقہ میں آپ کے ان اساتذہ کرام کا تذکرہ ہے، جن سے محترم قاری صاحب حفظہ اللہ نے انفرادی طور پر استفادہ فرمایا اور قراءات عشرہ صغری و کبری میں اجازت حاصل کی، وہ یہ ہیں:

① فضیلة الشیخ العلامہ عبدالفتاح سید عجمی المرصفی مصری رحمہ اللہ
② فضیلة الشیخ المحقّق عبدالرازق بن علی بن ابراہیم موسی مصری رحمہ اللہ

مذکورہ دونوں مشائخ سے شیخ القراء قاری محمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ نے عشرہ صغری من طریق الشَّاطبیة والدُّرة میں اور ثانی الذکر سے عشرہ کبریٰ میں اجازہ حاصل کیا ہے۔ مصری مشائخ عام طور پر مکمل قرآن سنے بغیر اجازہ مرحمت نہیں فرماتے، لیکن محترم قاری صاحب کے ذوق وشوق، ذہانت وفطانت اور محنت شاقہ کے پیش نظر شیخ عبدالرازق مصری رحمہ اللہ نے محترم قاری صاحب حفظہ اللہ کو بغیر مکمل قرآن سنے اجازہ قراءات عشرہ کبری عطا فرمادیا، کیونکہ آپ نے عملاً ان کو سورہ فاتحہ سے سورہ اعراف کے شروع تک قرآن مجید قراءات عشرہ کے ساتھ سنایا تھا۔ جماعت اہل حدیث کے لیے اعزاز کی بات ہے کہ شیخ القراء قاری محمد ادریس العاصم حفظہ اللہ کی مثل شیخ القراء قاری محمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ بھی مصری مشائخ سے عالی ترین سند کے ساتھ اجازہ رکھتے ہیں۔

دوسری طبقہ

اس طبقہ میں قاری صاحب حفظہ اللہ کے ان اساتذہ کا تذکرہ ہے، جن سے قاری صاحب حفظہ اللہ نے کلّیة القرآن جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں دوران دراسہ فیض حاصل کیا۔ ان شیوخ کرام کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

① فضیلة الشیخ عبدالفتاح عجمی المرصفی رحمہ اللہ (مدرس کلیة القرآن الکریم)
② فضیلة الشیخ عبدالرازق علی موسی رحمہ اللہ (مدرس کلیة القرآن الکریم)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

③ فضیلة الشیخ ابراہیم الاخضر رحمه الله (شیخ القراء بالمسجد النبوی وامام مسجد نبوی)
④ فضیلة الشیخ محمود بن عبدالخالق جادو رحمه الله (مدرس کلیة القرآن الکریم)

واضح رہے شیخ القراء قاری محمد ابراہیم میر محمدی حفظه الله نے روایت حفص من طریق شاطبیة کی سند فضیلة الشیخ قاری محمد یحییٰ رسولنگری حفظه الله سے حاصل کی ہے، جبکہ فضیلة الشیخ ڈاکٹر محمد سالم المحیسن رحمه الله آپ کے ماجستیر کے مقالے کے مشرف تھے۔

تیسرا طبقہ

تیسرے طبقے میں محترم قاری صاحب حفظه الله کے ان اساتذہ کرام کا ذکر ہے، جن سے آپ نے قرآن وعلوم قرآن کے ضمن میں بعض علوم کا استفادہ فرمایا:

① فضیلة الشیخ ڈاکٹر عبدالعزیز بن عبدالفتاح القاری حفظه الله (عمید کلیة القرآن الکریم، مدینہ یونیورسٹی)
② فضیلة الشیخ محمود بن سیبویہ البدوی المصری رحمه الله (رئیس قسم القراءات بکلیة القرآن)
③ فضیلة الشیخ ڈاکٹر سالم المحیسن المصری رحمه الله (مدرس کلیة القرآن الکریم)
④ فضیلة الشیخ احمد عبدالعزیز الزیات المصری رحمه الله (أعلی القراء سندًا فی العالَم)
⑤ فضیلة الشیخ عامر بن سید بن عثمان المصری رحمه الله (أستاد کبیر وشیخ القراء فی الدیار المصریہ)
⑥ فضیلة الشیخ عبدالحکیم بن عبدالسلام خاطر رحمه الله (مدرس کلیة القرآن)
⑦ فضیلة الشیخ عبدالرافع بن رضوان الشرقاوی حفظه الله (مدرس کلیة القرآن)
⑧ فضیلة الشیخ مقری اظہار احمد تھانوی رحمه الله (شیخ کبیر فی التجوید والقراءات، باکستان)

یاد رہے کہ مذکورہ بالا پہلے تین شیوخ سے قاری صاحب حفظه الله نے بالترتیب علم حجیت قراءات، علم توجیہ القراءات اور علم الرسم والضبط کا مضمون درساً پڑھا ہے، جبکہ بعد والے چار مشائخ اور دوسرے طبقے میں مذکور بعض مشائخ کی موجودگی میں محترم قاری صاحب حفظه الله نے مجمع ملک فہد میں 'روایت ورش' کی ریکارڈنگ کروائی۔ اسی دوران ان مشائخ پر روایت ورش کی قراءات کی۔ جب کہ آخر الذکر سے آپ نے تحسین ادا اور تصحیح تلفظ کے ضمن میں بعض آیات اور سور کی مشق کی۔ یہ دور ۱۹۷۵ء کے لگ بھگ کا ہے۔

نوٹ: محترم قاری صاحب کے کچھ اساتذہ کا مزید تذکرہ اوپر ان کے دور طالب علمی کے بیان میں گزر چکا ہے۔

پاکستان آمد اور علمی وتدریسی سرگرمیاں وخدمات

جب شیخ القراء قاری محمد ابراہیم میر محمدی حفظه الله اور شیخ القراء قاری محمد ادریس عاصم حفظه الله، مدینہ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کررہے تھے، تو رئیس جامعہ لاہور الاسلامیہ ومجلس تحقیق الاسلامی، حافظ عبدالرحمن مدنی حفظه الله اپنے سعودی عرب کے تقریباً ہر دورے کے دوران مذکورہ دونوں شیوخ سے باقاعدہ ملاقات کرتے اور انہیں اپنے علم تجوید وقراءات سے متعلق مستقبل کے پروگرام سے آگاہ فرماتے اور انہیں کہتے کہ آپ نے تکمیل تعلیم کے بعد جامعہ لاہور الاسلامیہ میں علم تجوید وقراءات کے فروغ کے حوالے سے کام کرنا ہے۔ جب شیخ القراء قاری محمد ادریس العاصم حفظه الله فارغ ہوئے تو ان کی مجبوری تھی کہ جس ادارے میں دورانِ تدریس ان کا مدینہ یونیورسٹی داخلہ ہوا، واپس اسی ادارہ میں کام کرنے کا وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

وعدہ فرما چکے تھے، جبکہ قاری محمد ابراہیم میر محمدی ﷾ نے محترم حافظ عبدالرحمٰن مدنی ﷾ کی خواہش حسنہ پر لبیک کہا اور جامعہ لاہور الاسلامیہ، کلّیۃ الشریعۃ میں علم تجوید کے تدریسی فرائض سرانجام دینا شروع کر دیئے۔ محترم قاری صاحب کو کلّیۃ الشریعۃ میں پڑھاتے ہوئے ابھی چھ ماہ ہی گزرے تھے کہ محترم قاری صاحب ﷾ نے حافظ عبدالرحمٰن مدنی ﷾ اور جامعہ کے دیگر اَربابِ حل و عقد کو مشورہ دیا کہ کلّیۃ الشریعۃ کی طرح کلّیۃ القرآن الکریم کا بھی باقاعدہ آغاز ہونا چاہیے۔ محترم قاری صاحب ﷾ کے ان مشوروں اور کاوشوں کی بدولت ۲؍رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ، بمطابق ۱۹؍مارچ ۱۹۹۱ء بروز منگل حافظ عبدالرحمٰن مدنی ﷾ کی زیر صدارت ایک اعلیٰ سطحی اجلاس منعقد ہوا، جس میں پاکستان کے نامور قراء اور علماء کو مدعو کیا گیا، تاکہ علم تجوید وقراءات کی اشاعت کا عظیم مشن اَساتذہ کرام اور مخلص ساتھیوں کے مشورے و باہمی تعاون سے اِرتقائی مراحل طے کرے۔

اس اجلاس میں درج ذیل باسعادت شخصیات شامل ہوئیں:

① حافظ عبدالرحمٰن مدنی ﷾
② حافظ ثناء اللہ مدنی ﷾
③ حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی ؒ
④ قاری محمد یحییٰ رسولنگری ﷾
⑤ قاری محمد ابراہیم میر محمدی ﷾
⑥ حافظ عبدالغفار اعوان ﷾
⑦ قاری محمد اسلم ؒ
⑧ قاری نعیم الحق نعیم ؒ
⑨ حافظ عبدالستار حماد ﷾
⑩ قاری محمد عزیر ﷾
⑪ قاری محمد ادریس عاصم ﷾
⑫ ڈاکٹر محمد اکرم ﷾

اس اجلاس میں یہ طے پایا کہ آئندہ تعلیمی سال سے جامعہ لاہور الاسلامیہ کے کلیات میں اضافہ کرتے ہوئے کلیۃ القرآن الکریم والعلوم الاسلامیۃ کا اجراء کردیا جائے گا، چنانچہ ۱۹۹۲ء میں اس کلیہ کا شاندار آغاز ہوا۔ محترم قاری صاحب ﷾ کی بھرپور محنتوں سے یہ کلیہ ایک تحریک کی شکل اختیار کرگیا، جس کے زیراہتمام جامعہ لاہور الاسلامیہ میں بالترتیب ۱۹۹۱ء، ۱۹۹۲ء، ۱۹۹۴ء، ۱۹۹۶ء، ۲۰۰۰ء، اور ۲۰۰۲ء اور ۲۰۰۷ء میں تاریخ ساز اور بڑی بڑی محافل حسن قراءات منعقد ہوئیں۔ ان محافل حسن قراءات کے انعقاد اور تحریک کلّیۃ القرآن الکریم کے ارتقاء میں محترم قاری صاحب ﷾ روح رواں ثابت ہوئے۔

بعدازاں جامعہ لاہور الاسلامیہ میں کلّیۃ القرآن کے کامیاب قیام اور تجوید وقراءات کے سینکڑوں تلامذہ تیار کرنے کے بعد مزید اعلیٰ مقاصد کی غرض سے عرصہ تین سال قبل ۲۰۰۵ء میں حضرت قاری صاحب ﷾ نے پتوکی میں ایک نئے ادارے کی داغ بیل ڈالی۔ نئے ادارے کی کامیابی کی غرض سے قاری صاحب ﷾ کے 'جامعہ لاہور' سے تشریف لے جانے کے باوجود آج بھی حضرت قاری صاحب ﷾ کی تمام تر ذہنی توجہات اور اعلیٰ ترین جذبات وخواہشات اپنے اَصل ادارے کے لیے باقی ہیں۔ الغرض تحریک کلّیۃ القرآن الکریم شیخ القراء قاری محمد ابراہیم میر محمدی ﷾ کی مرہونِ منت ہے۔

نامور تلامذہ

① قاری سلمان اَحمد میر محمدی ﷾ (وکیل کلّیۃ القرآن، مرکز البدر، بونگہ بلوچاں)
② قاری محمد فیاض ﷾ (مدیر مدرسۃ الازھر، جامعہ لاہور الاسلامیہ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

③ قاری صہیب احمد میر محمدی حفظہ اللہ (مدیر کلّیة القرآن، مرکز البدر، بونگہ بلوچاں)
④ قاری انس مدنی حفظہ اللہ (مدیر کلّیة الشریعة، جامعہ لاہور الاسلامیہ)
⑤ قاری عبدالولی صومالی رحمہ اللہ (سابق مشرف حلقات تحفیظ القرآن، مؤسسہ الفرقان الخیریہ، پشاور)
⑥ قاری عبیداللہ غازی حفظہ اللہ (انچارج شعبہ علوم القرآن، دار السلام، لاہور)
⑦ قاری حمزہ مدنی حفظہ اللہ (مدیر کلّیة القرآن، جامعہ لاہور الاسلامیہ)
⑧ قاری نعمان مختار لکھوی حفظہ اللہ (مدیر ادارہ نور الہدیٰ، ٹاؤن شپ، لاہور)
⑨ قاری فہد اللہ رسولنگری حفظہ اللہ (معاون مدیر ماہنامہ 'میثاق' وسہ ماہی 'حکمت قرآن'، قرآن اکیڈمی، لاہور)
⑩ قاری عبدالسلام عزیزی حفظہ اللہ (مدیر معہد القرآن، چیمبرلین روڈ ومدرس کلیة القرآن، جامعہ لاہور الاسلامیہ)
⑪ قاری عارف بشیر حفظہ اللہ (مدرس کلّیة القرآن، جامعہ لاہور الاسلامیہ)
⑫ قاری سید محمد علی حفظہ اللہ (رکن ادارہ تحقیق، دار السلام، لاہور)
⑬ قاری محمد ریاض حفظہ اللہ (انچارج شعبہ قراءات، جامعہ سلفیہ، فیصل آباد)
⑭ قاری محمد عبداللہ رحمہ اللہ (سابق مدرس کلّیة القرآن، جامعہ لاہور الاسلامیہ)

علاوہ ازیں رسالہ رشد 'قراءات نمبر' میں لکھنے والے جمیع فضلاء 'جامعہ لاہور الاسلامیہ' اور کلّیة القرآن کے نمایاں خرّیجین، جن کی فہرست راقم کے مضمون ادارہ 'کلّیة القرآن...... ایک تعارف' میں بھی ذکر کردی گئی ہے، استاد القراء قاری محمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ سے علمی طور پر فیض یافتہ ہیں۔

تالیفات وتصنیفات

① تحفة القاري
② تحفةالصبيان
③ معين القارى فى تجويدكلام الباري
④ المدخل إلى علم الوقف والابتداء
⑤ المدخل إلى الشاطبية
⑥ المدخل إلى الدرة
⑦ المدخل إلى التحريرات
⑧ شفاء المرتجل فى تحقيق الحال والمرتحل
⑨ مكانة القراء ت ونظرية المستشرقين والشبهات حولها
⑩ تسهيل الاهتداء فى الوقف والابتداء
⑪ المقنع فى التكبيرعند الختم

محترم قاری صاحب حفظہ اللہ کی اس کے علاوہ بھی بعض تالیفات ہیں، جن کا تذکرہ آئندہ ان کے انٹرویو میں آئیگا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
© rasailojaraid.com